ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ پاکستان

جلد ۲، شمارہ ۳
اکتوبر ۲۰۱۰ء

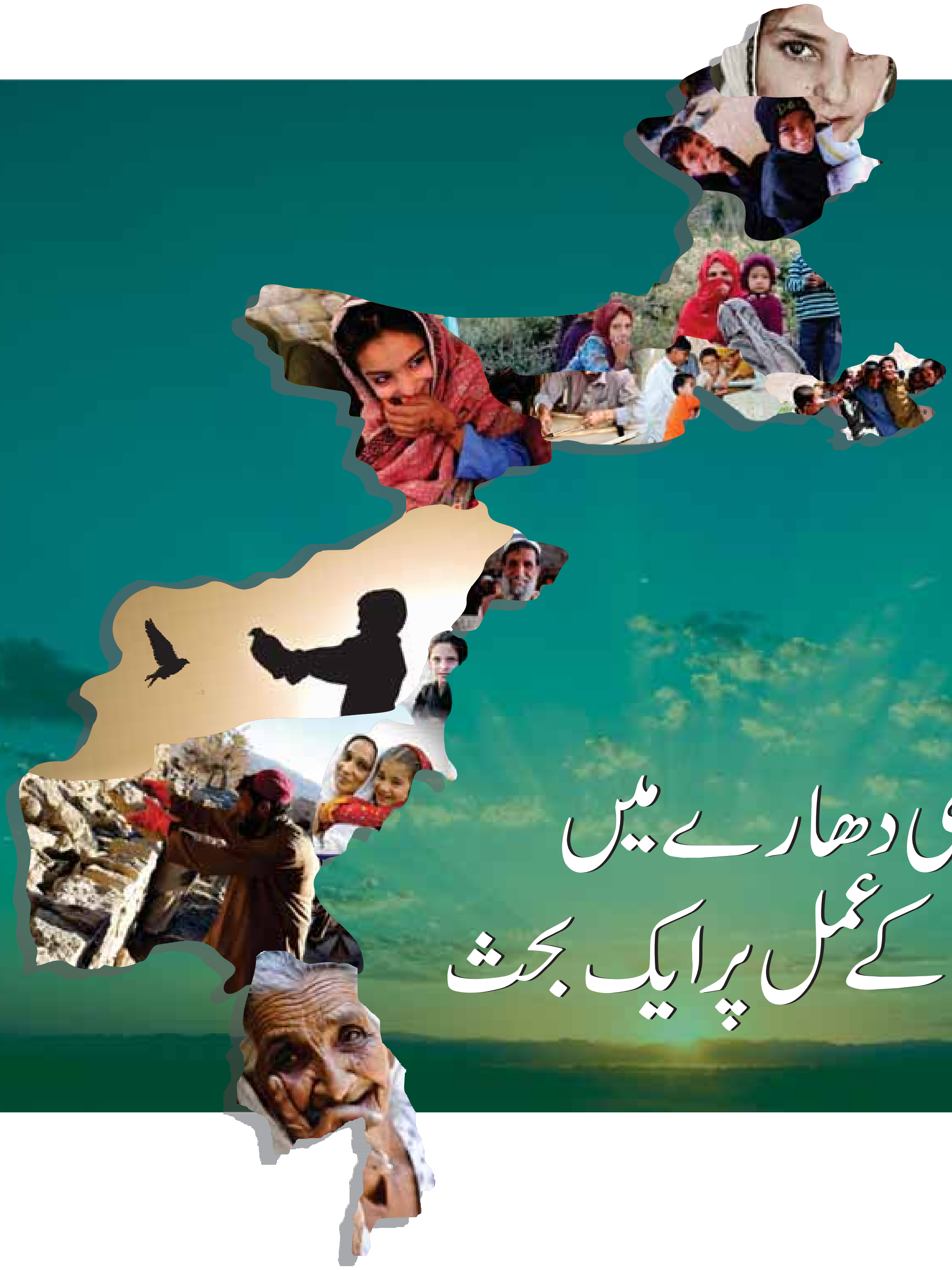

فاٹا

کو قومی دھارے میں
لانے کے عمل پر ایک بحث

ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ پاکستان

UNDP
پاکستان

© UNDP Pakistan

ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ پاکستان

وضاحت

اس جریدے میں شامل ایڈیٹوریل بورڈ کے ارکان یا دیگر بیرونی افراد کی تحریروں میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ ضروری نہیں کہ اس ادارے کے خیالات کی عکاسی کرتے ہوں جس کے لئے وہ کام کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کوئی آراء ایک ادارے کی حیثیت سے اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ کے خیالات کی نمائندگی کرتی ہیں۔

ایڈیٹر: ماہین حسن

ڈیزائینر: سید اسفار حسین شاہ

پرنٹر: آغا جی پرنٹرز، اسلام آباد

اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ
چوتھی منزل، سیرینا بزنس کمپلیکس،
خیابان سہروردی، سیکٹر G-5/1،
پی او باکس 1051، اسلام آباد، پاکستان

اپنی تحریریں اور جوابی آراء ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں: communications.pk@undp.org

ISBN: 978-969-8736-12-5

ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ پاکستان، ملک میں اہم ترقیاتی مسائل اور مشکلات پر خیالات کے تبادلہ کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔ اس کے ہر سہ ماہی شمارے میں ترقی سے متعلق ایک موضوع کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے عوامی بحث کی راہ ہموار کی جائے گی اور سول سوسائٹی، تدریسی حلقوں، حکومت اور ترقیاتی پارٹنرز کے مختلف نقطہ نظر پیش کئے جائیں گے۔ اس جریدے کے ذریعے ہونے والی ہر بحث میں نوجوانوں اور خواتین کی آراء شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ تجزیوں اور رائے عامہ پر مبنی آرٹیکلز ترقی سے متعلق نئے خیالات پر بحث کو فروغ دیں گے اور اس کے لئے معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ تازہ ترین معلومات بھی پیش کریں گے۔

ایڈیٹوریل بورڈ

مارک آندرے فرینشے
کنٹری ڈائریکٹر، اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ

عادل منصور
اسسٹنٹ کنٹری ڈائریکٹر / چیف، بحران کی روک تھام اور بحالی یونٹ

عامر گورایہ
اسسٹنٹ کنٹری ڈائریکٹر، جمہوری طرز حکمرانی یونٹ

شکیل احمد
اسسٹنٹ کنٹری ڈائریکٹر / چیف، ڈویلپمنٹ پالیسی یونٹ

جیمز لٹلٹن
چیف ٹیکنیکل ایڈوائزر، سٹرینتھنگ الیکٹورل اینڈ لیجسلیٹو پراسیسز

فاطمہ عنایت
کمیونیکیشنز اینالسٹ

اکتوبر ۵۱۰۲

فہرست

تجزیئے

02 فاٹا پر ایک نظر: صورتحال کا تجزیہ

17 فاٹا اصلاحات پر اہم سفارشات کا تجزیہ ایاز وزیر

آراء

18 فاٹا کو قومی دھارے میں لانے کا عمل، فاٹا کے عوام کے لئے
افراسیاب خٹک

20 فاٹا اصلاحات کمیشن کی سفارشات: ایک جائزہ
اعجاز احمد قریشی

22 فاٹا میں انسانی حقوق کی صورتحال: سماجی و اقتصادی پہلو
محمد عثمانی

24 فاٹا میں اصلاحات: ایک عملی سوچ یا پھسلن زدہ ڈھلوان
امتیاز گل

27 بائیسویں آئینی ترمیم اور فاٹا کو قومی دھارے میں لانے کا عمل
محمد انور

29 فاٹا: اک وعید
شکیل قادر خان

31 فاٹا میں انسانی حقوق کی صورتحال: آئینی و عدالتی پہلو
سنگین خان

نوجوانوں کی آواز

46 گلالائی اسماعیل | محمد داؤد

47 محمد فاروق | شاہ جہاں بنگش

48 صبا اسماعیل | تاجدار عالم

انٹرویو

36 اجمل خان وزیر
کنوینر و ترجمان، سیاسی جماعتوں کی مشترکہ کمیٹی برائے فاٹا اصلاحات

37 اسد آفریدی
سینئر رکن، سیاسی جماعتوں کی مشترکہ کمیٹی برائے فاٹا اصلاحات

38 ایاز وزیر
سابق پاکستانی سفیر

39 بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمود شاہ
سابق سیکرٹری سیکیورٹی فاٹا

39 فرید خان وزیر
سابق وفاقی سیکرٹری وزارت انسانی حقوق پشاور
سابق چیف سیکرٹری، شمالی علاقہ جات

40 بشریٰ گوہر
سینئر نائب صدر، عوامی نیشنل پارٹی

41 اعجاز احمد قریشی
چیئرمین فاٹا اصلاحاتی کمیشن
سابق چیف سیکرٹری، خیبر پختونخواہ

42 شاہ جی گل آفریدی
پارلیمانی سربراہ، ارکان قومی اسمبلی فاٹا

43 فرحت اللہ بابر
رکن سینیٹ و سابق سربراہ فاٹا اصلاحاتی کمیشن

44 رستم شاہ مہمند
سابق سفیر برائے افغانستان، سابق کمشنر برائے افغان پناہ گزین
سابق چیف سیکرٹری این ڈبلیو ایف پی، سابق سیکرٹری داخلہ پاکستان

Follow us

/DevelopmentAdvocatePakistan
/undppakistan
www.twitter.com/undp_pakistan
www.pk.undp.org

فاٹا کا انضمام، یہی وقت ہے

وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) عوامی توجہ کا مرکز بنے ہیں اور اس بار اس کی وجوہات زیادہ تر اچھی ہیں۔ تشدد پسند گروہوں کے خلاف جاری فوجی آپریشن نے اپنا اثر دکھایا ہے اور گزشتہ سال کے دوران ملک میں تشدد کو خاطرخواہ حد تک کم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے جس میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کانفلکٹ اینڈ سکیورٹی سٹڈیز کے اعداد و شمار کے مطابق 50 فیصد تک کمی آئی ہے۔ آپریشن کے باعث اندرون ملک نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کی تعداد تین لاکھ دو ہزار خاندانوں تک جا پہنچی لیکن اس کے بعد سے اب تک 36 فیصد گھروں کو واپس جا چکے ہیں اور مزید لوگوں کی واپسی جلد متوقع ہے۔ حکومت کی دیرپا واپسی و بحالی حکمت عملی جس کا مقصد ان علاقوں میں جہاں لوگ واپس جا رہے ہیں، سرمایہ کاری بڑھانا ہے، پر اس وقت عمدہ طریقے سے کام جاری ہے اور ترقیاتی پارٹنرز کو فعال کر دیا گیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ فاٹا کو باقی ماندہ پاکستان کے ساتھ ضم کرنے کے حوالے سے ایگزیکٹو، فوج اور ارکان پارلیمان سمیت مختلف حلقوں کی طرف سے سنجیدہ تجاویز زیرغور لائی جا رہی ہیں اور اس بات کو تسلیم کیا جا رہا ہے کہ کوئی بھی ترقیاتی سرمایہ کاری فاٹا کے عوام کے نزدیک تبھی بامعنی ہو گی کہ اس کے ہمراہ فیصلہ کن انتظامی، طرز حکمرانی، قانونی اور آئینی اصلاحات بھی کی جائیں۔ تمام حوالوں سے اتفاق رائے پاکستان اور خطے میں استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور دیرپا انسانی ترقی کے لئے بنیادی شرط ہے۔

طرز حکمرانی کے مسلمہ نظام اور آئینی دفعات جو باقی ماندہ پاکستان پر لاگو ہوتی ہیں، ان کا فاٹا پر نفاذ ایک پیشرفت بھی ہے اور انسانی حقوق کا تقاضا بھی۔ متعدد حلقوں کا خیال ہے کہ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن (ایف سی آر) پاکستان کے شہریوں کو آئین کے تحت حاصل بنیادی حقوق کی نفی کرتا ہے۔ ایف سی آر بعض صورتوں میں انصاف، سماجی شمولیت اور اقتصادی ترقی سے متعلق ان کنونشنز اور بین الاقوامی قوانین کے اطلاق کو بھی چیلنج کرتا ہے جن کی پاسداری پاکستان کرتا ہے۔ پشاور ہائی کورٹ نے اپریل 2014 میں اپنے فیصلے میں خیال ظاہر کیا کہ فاٹا کے عوام کی ان بنیادی حقوق سے محرومی، جو دیگر شہریوں کو میسر ہیں، نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ قبائلی علاقہ جات ایک خطرناک ترین مقام بن کر رہ گئے ہیں۔ عدالت نے فاٹا کی انتظامیہ کی جانب سے اختیارات کے استعمال کی پڑتال کے غیرموزوں ریگولیٹری نظاموں پر بھی تشویش کا اظہار کیا جو نہ صرف ناقص ترقیاتی کارکردگی بلکہ بنیادی حقوق سے محرومی کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ عدالت نے وفاقی حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ فاٹا میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے آئین میں موزوں ترامیم کے سلسلے میں پارلیمان میں ایک ریفرنس دائر کرے۔

موجودہ قانونی نظام انیسویں صدی کے اواخر میں انگریز کی طرف سے متعارف کرایا گیا لیکن اس کی وجوہات یکسر کچھ اور تھیں۔ فاٹا کے منتخب نمائندے سب کے لئے قانون سازی کر سکتے ہیں ماسوائے ان لوگوں کے جو انہیں منتخب کرتے ہیں۔ پولیٹکل ایجنٹ کو ایگزیکٹو اور عدلیہ سے متعلق بے لگام اختیارات حاصل ہیں۔ ایف سی آر میں شامل ''اجتماعی ذمہ داری'' کی دفعہ کے تحت لوگوں کو ان جرائم کا ذمہ دار ٹھہرا دیا جاتا ہے جو کسی اور نے کئے ہوتے ہیں۔

فاٹا کی موجودہ حیثیت کچھ لوگوں کے لئے کافی فائدہ مند ہے جس کا نقصان فاٹا کے عوام اور ملک کو پہنچتا ہے۔ یہ انسانی ترقی کے لئے سازگار ماحول فراہم نہیں کرتی جس کی وجہ سے درمیانی اور طویل مدتی بنیاد پر استحکام پیدا کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ باقی ماندہ ملک کے ساتھ موازنہ نہ کریں تو سماجی اور اقتصادی اشاریوں کے اعتبار سے فاٹا نمایاں حد تک پیچھے نظر آتا ہے۔ فاٹا کا ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس محض 0.216 ہے جبکہ اس کے مقابلے میں پنجاب کا 0.705 اور اسلام آباد کا 0.891 ہے۔ فاٹا میں پرائمری میں داخلے کی اصل شرح قومی اوسط کے مقابلے میں کہیں کم ہے۔ سکول تعلیم کے سالوں کی ممکنہ تعداد فاٹا میں 6.7 ہے جبکہ قومی اوسط 9.4 سال ہے۔ فاٹا کا رہن سہن کا انڈکس 27.7 ہے جبکہ قومی اوسط 71 ہے۔ فاٹا میں پرائمری تعلیم میں صنفی برابری کا انڈکس پورے ملک میں سب سے کم ہے۔ المیہ یہ ہے کہ اقتصادی ترقی میں پسماندگی اور نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع کی کمی سے ریڈیکلائزیشن پر حوصلہ افزائی ہو رہی ہے اور یہ تشدد پسند گروہوں میں بھرتی کے لئے مہمیز کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

دنیا بھر کی حالیہ تحقیقی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے ممالک جن کے طرز حکمرانی کے ڈھانچے کمزور ہیں اور جو تشدد کی لپیٹ میں بھی آئے ہوئے ہیں وہ اپنے ہزاریہ ترقیاتی مقاصد بالکل پورے نہیں کر پائے۔ نازک صورتحال سے دوچار ان ممالک میں غربت کا تناسب ان ملکوں کے مقابلے میں 20 گنا زیادہ ہے جہاں طرز حکمرانی کے مستحکم نظام رائج ہیں۔ فاٹا کی آئینی حیثیت پر بحث اپنی جگہ واقعی انتہائی اہم ہے اور یہ جاری رہنی چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسے سیدھے مواقع بھی موجود ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر بہتری لائی جا سکتی ہے۔ ان میں سے ایک مقامی حکومت کا نظام ہے جس کے اجراء کے لئے حال ہی میں متعارف کرائی گئی میونسپل کمیٹیوں کے عمل کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے باضابطہ عدالتی نظام یعنی تنازعات کے تصفیہ کے باضابطہ اور متبادل طریقوں کو آہستہ آہستہ یہاں نافذ کیا جا سکتا ہے اور قانون نافذ کرنے والے سویلین اداروں سمیت انتظامیہ کے نظام میں اصلاحات لائی جا سکتی ہیں۔ فاٹا کی سول سوسائٹی، جس میں وکلاء بھی قابل ذکر ہیں، نے اب تک فاٹا کے عوام کے حقوق کی خاطر آواز بلند کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی اور انہیں مستحکم بنانا بہت ضروری ہے تاکہ وہ اسی طرح اپنا اہم کردار ادا کرتے رہیں۔

سکیورٹی صورتحال میں بہتری اور فاٹا کو قومی دھارے میں لانے کی فوری ضرورت پر مختلف متعلقہ فریقوں کے درمیان اتفاق رائے کی بدولت ملک کے لئے ایک انتہائی اہم موقع پیدا ہو گیا ہے جسے ضائع ہرگز نہیں کیا جانا چاہئے۔ موجودہ کوششوں، جن میں اعلیٰ سطحی کمیٹی کی طرف سے کی گئی کوششیں اور قومی اسمبلی میں تجویز کیا گیا بل خاص طور پر قابل ذکر ہیں، کی بدولت کسی طور کچھ ایسے دیرینہ فیصلے کرنا ممکن ہو گیا ہے جن کے ذریعے فاٹا کو باضابطہ طور پر قومی سیاست میں شامل کیا جا سکتا ہے اور ملکی ترقی کے مفادات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ فاٹا سے متعلق ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ پاکستان کا یہ شمارہ اس سلسلے کی ایک کاوش ہے جس میں فاٹا کی ترقی اور اسے قومی دھارے میں لانے کے لئے حکومت اور پاکستانیوں کے تجزیوں اور خیالات کو یکجا کیا گیا ہے۔

© UNDP Pakistan

فاٹا پر ایک نظر: صورتحال کا تجزیہ

فاٹا کا تعارف

وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا)، 27,220 مربع کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں جن میں افغانستان کے ساتھ 600 کلومیٹر طویل سرحد (ڈیورنڈ لائن) بھی شامل ہے۔

خیبر، کرم، شمالی اور جنوبی وزیرستان کا انتظامی ڈھانچہ انگریز راج کے دور سے چلا آرہا ہے جبکہ دیگر تین ایجنسیوں مہمند، اورکزئی اور باجوڑ کے علاوہ فرنٹیئر ریجنز 1947 میں آزادی کے بعد تشکیل دیئے گئے۔ فاٹا کی خودمختار حیثیت کو پاکستان نے اپنی آزادی کے وقت طے کئے گئے معروف ''معاہدہ الحاق'' کے ذریعے تسلیم کیا جس پر جنوری 1948 میں قائداعظم محمد علی جناح نے بنوں قبائلی جرگہ میں دستخط کئے۔[1] یہ پاکستان کے تینوں آئین کا حصہ بھی ہے۔ 1973 کے آئین کے آرٹیکل 247 کی رو سے فاٹا وفاق کی ایگزیکٹو اتھارٹی میں آتا ہے۔ انتظامی طور پر فاٹا کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہے جس کے تحت اس کا نظام نچلی سطح پر قبائلی نمائندوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے جو ملکوں اور لنگی برداروں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

یہ علاقہ 11 بڑے قبائل اور کئی ذیلی قبائل مثلاً اتمان خیل، ترکان، مہمند، صافی، آفریدی، اورکزئی، طوری، بنگش، داور، شیلمانی، شنواری، ملغوری، پارہ چنار، ماسوزئی، سیدگئی، محسود، وزیری، بھٹانی خراسین، گرباز، استرانہ، اتمان زئی، احمد زئی اور شیرانی پر مشتمل ہے۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ تر مسلمان ہیں جبکہ کہیں کہیں سکھوں اور ہندوؤں کی چھوٹی چھوٹی آبادیاں بھی رہتی ہیں۔ تمام قبائل کی زبان پشتو ہے جس کے مختلف لہجے جنوب اور شمال میں بولے جاتے ہیں۔

غیرسرکاری اندازے کے مطابق فاٹا کی موجودہ آبادی 7 ملین سے زائد ہے[2] (1998 کی مردم شماری کے وقت 3.1 ملین تھی)۔ نوآبادیاتی دور میں اس علاقے کو مختلف نام دیئے جاتے تھے جیسے 'یاغستان'، 'علاقہ غیر'، 'قبائلی علاقہ' وغیرہ۔ حالیہ عرصے میں امریکی صدر باراک اوبامہ اس علاقے کو ''کرہ ارض کا سب سے خطرناک مقام'' قرار دے چکے ہیں۔[3]

فاٹا میں رائج طرز حکمرانی کا یہ فرسودہ نظام صدی کے اواخر میں انگریز نے متعارف کرایا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا جغرافیائی محل وقوع مذہبی انتہاپسندی اور عسکریت پسندی کے لئے خاصے زرخیز ثابت ہوئے ہیں جو نہ صرف مقامی لوگوں اور خطے کے ممالک کے لئے ایک بڑا چیلنج ہیں بلکہ اس کی وجہ سے بین الاقوامی امن پر بھی خطرے کی تلوار لٹک رہی ہے۔

Map Source:
Understanding FATA Volume – V (http://www.understandingfata.org/en/?page_id=22)

1. http://pakistanpaedia.com/provinces/fata/fata.html
2. Local Government in FATA, Past Failures, Current Challenges and Future Prospects, FATA Research Centre, April 2014
3. http://www.whitehouse.gov/the-press-office/remarks-president-a-new-strategy-afghanistan-and-pakistan

آئینی حیثیت

مارچ 1956 میں منظور کئے گئے پاکستان کے پہلے آئین میں فاٹا کی خصوصی حیثیت برقرار رکھی گئی۔ 1962 کے آئین میں آرٹیکل 223 کے تحت پیچیدہ حالات اور قبائلی علاقہ جات کے مسائل کے عذر کی بناء پر انہیں مرکزی اور صوبائی قوانین کے دائرہ اختیار سے باہر رکھا گیا۔ قانون سازی کے خصوصی اختیارات گورنر خیبر پختونخواہ کو دے دیئے گئے۔ گورنر کو اختیار مل گیا کہ وہ صدر کی منظوری سے علاقے کے لئے کلی یا جزوی طور پر کوئی بھی قواعد بنا سکتے ہیں، منسوخ کر سکتے ہیں اور ان میں ترامیم کر سکتے ہیں۔

1973 کے آئین کے آرٹیکل 246 اور 247 کے تحت فاٹا کی خصوصی حیثیت برقرار رکھی گئی۔ آرٹیکل 246 میں ان علاقوں کی تعریف فاٹا کے ایک حصے کے طور پر کی گئی ہے جبکہ آرٹیکل 247 ان قبائلی علاقہ جات کا انتظامی اور قانون سازی کنٹرول وفاقی حکومت کو تفویض کرتا ہے۔ صدر پاکستان براہ راست فاٹا کا انتظام گورنر خیبر پختونخواہ کے ذریعے چلاتے ہیں جن کی نمائندگی ہر ایجنسی میں پولیٹکل ایجنٹ کرتے ہیں۔

صدارتی حکم نمبر 1، سال 1975 جسے ''انتخابی فہرستوں (فاٹا) کی تیاری کا حکم، 1975'' کا نام دیا گیا، کے تحت قبائلی عوام کے 21 سال سے زائد عمر کے بالغ مردوں اور عورتوں کو ووٹ کے حق سے محروم رکھا گیا۔ اس حکم کی رو سے صرف پولیٹکل ایجنٹ، ملکوں اور لنگی برداروں کا اندراج بطور ووٹر کرتا تھا اور باقی لوگ ووٹ نہیں دے سکتے تھے۔ کئی لوگوں کا خیال تھا کہ پولیٹکل ایجنٹ عام طور پر یہ حیثیت اپنے من پسند افراد کو دیتے تھے جس میں کمشنر کی باضابطہ رضامندی شامل ہوتی تھی۔

بالغ حق رائے دہی سے قبائلیوں کی محرومی بالآخر 1996 میں ختم ہوئی جب انہیں قومی اسمبلی کے ارکان منتخب کرنے کا حق دیا گیا۔ 2011 تک یہاں جماعتی بنیاد پر انتخابات نہیں ہوتے تھے اور سیاسی جماعتوں کو کام کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ 2011 میں پولیٹکل پارٹیز آرڈر، فاٹا میں بھی نافذ کر دیا گیا۔

قصہ مختصر، طرز حکمرانی کا موجودہ نظام فاٹا کی پیچیدہ آئینی حیثیت پر مبنی ہے اور قبائلی پٹی کا انتظام چلانے کے لئے نوآبادیاتی دور میں اپنائے گئے نظام حکمرانی کا تسلسل ہے۔ اسلام آباد میں ریاستوں اور فرنٹیئر ریجنز کی وزارت (سیفر ون) وزیراعظم پاکستان کو رپورٹ کرتی ہے اور ان کی ہدایات پر یا ان کی طرف سے علاقے میں متعارف کرائی جانے والی ترقیاتی سرگرمیوں اور دیگر اقدامات کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ گورنر خیبر پختونخواہ صدر کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں، وفاقی حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں اور 2002 میں قائم کئے گئے فاٹا سیکرٹیریٹ کے ذریعے قبائلی علاقہ جات کا انتظام چلاتے ہیں۔

سماجی واقتصادی حالات

سماجی واقتصادی اشاریوں کے اعتبار سے فاٹا پاکستان کا غریب ترین خطہ ہے۔ زراعت اور مویشی مقامی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم فاٹا خوراک کی فراہمی میں کمی کا شکار ہے۔ فاٹا کی بعض ایجنسیاں معدنیات کی دولت سے مالامال ہیں۔ مہمند، خیبر، باجوڑ، اورکزئی اور کرم ایجنسیوں سے مختلف رنگوں کے سنگ مرمر کے بڑے ذخائر ملے ہیں۔[4] تاہم ان کی موجودگی کے باوجود یہ وسائل زیادہ تر بروئے کار نہیں لائے گئے۔ قبائلی آبادی کا بڑا حصہ ٹرانسپورٹ کے کاروبار سے وابستہ ہے اور تقریباً 60 فیصد برسر روزگار مرد بیرون ملک، خیبر پختونخواہ کے اندر یا باہر کام کرتے ہیں (ایم آئی سی ایس 2007)۔

مواصلات کے ناقص اور غیرموزوں بنیادی ڈھانچہ اور باقی ماندہ پاکستان کے ساتھ اس کے پوری طرح ضم نہ ہونے کی وجہ سے فاٹا کی پسماندگی مزید دوچند ہو جاتی ہے کیونکہ زیادہ تر وادیوں تک رسائی ممکن نہیں۔ صحت اور تعلیمی سہولیات کی کمی کو بھی مواصلات کے ناکافی ذرائع سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ تمام دیگر سماجی شعبوں کی طرح شعبہ تعلیم کی حالت بھی انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ مڈل اور اعلیٰ تعلیم کی سہولیات کی شدید کمی ہے۔ چھوٹی یا درمیانی صنعتوں کی ترویج کے لئے بجلی بنیادی ذریعے کی حیثیت رکھتی ہے جو فاٹا کے زیادہ تر علاقوں میں دستیاب نہیں ہے۔

قبائلی علاقہ جات میں غیررسمی معیشت اپنے زوروں پر ہے جو منشیات کی سمگلنگ، اسلحے اور سمگلنگ پر مبنی ہے۔ یہ معیشت عسکریت پسندوں، منشیات فروشوں، مافیا کے سربراہوں اور بڑے سمگلروں کو امیر کرتی ہے جس کا خمیازہ عام قبائلی اور قومی خزانے کو بھگتنا پڑتا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ اوسط شرح غربت بہت زیادہ ہے لیکن معاشرے کے بعض طبقات خاصے مالدار ہیں۔ اس کے نتیجے میں مختلف آمدنیوں والے طبقات یعنی ملکوں اور عام آدمی کے درمیان سماجی واقتصادی عدم مساوات نمایاں شکل اختیار کر چکی ہے۔ بیشتر سماجی واقتصادی اشاریوں کے اعتبار سے فاٹا باقی ماندہ ملک سے کہیں پیچھے ہے۔[6]

اشاریئے	فاٹا	پاکستان
سکول تعلیم کے سالوں کی متوقع تعداد	6.7	9.4
سکول تعلیم کے سالوں کی اوسط تعداد	1.8	4.3
حفاظتی ٹیکے لگوانے کا تناسب	15.7	82.0
مرکز صحت پر اطمینان	7.5	72.0
رہن سہن کے معیار کا انڈکس	27.7	71.0

4. FATA Vision 2020: Strategic Framework and Investment Programme
5. Search for peace in the troubled FATA region of Pakistan – the governance perspective. MPhil thesis by Colonel Riaz Ahmed.
6. Pakistan MDG 2013

مسائل اور مشکلات

کمزور ادارے

فاٹا میں ترقی کے لئے مطلوبہ استعداد میں مدد دینے والے خاطرخواہ بنیادی ڈھانچے کی کمی ہے۔ ڈاکٹروں، سکول اساتذہ اور دیگر تکنیکی طور پر ماہر انسانی وسائل کی قلت مختلف سہولیات کی تکمیل اور دیکھ بھال کے کاموں میں مسائل کو جنم دیتی ہے۔ ماہر افرادی قوت کی کمی کے باعث سرکاری اور نجی شعبے کے ادارے یا تو کمزور ہیں یا سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔

ادارے کمزور طرز حکمرانی اور شفافیت کے مسائل کی بناء پر بھی کمزور ہیں۔ ٹھیکے دینے میں فی الواقع مقابلے پر مبنی کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ پولیٹکل ایجنٹ حکومت کا منصوبہ ساز ہے اور تمام ترقیاتی منصوبوں کی شروعات اسی سے ہوتی ہے۔ احتساب کا چونکہ کوئی تصور نہیں ہے اس لئے ترقیاتی کام بالعموم مال بٹورنے اور سیاسی رشوت کا ایک طریقہ ہیں۔

سرکاری ادارے، بالخصوص عدالتی نظام جرگوں[7] پر انحصار کرتے ہیں۔ پولیٹکل ایجنٹ کو جرگے کا فیصلہ قبول کرنا پڑتا ہے یا معاملہ نئے جرگہ کے سپرد کرنا ہوتا ہے۔

مقامی حکومتوں کے نظام کی غیرموجودگی نے سرکاری انتظامیہ میں احتساب اور شفافیت کی صورتحال کو مزید بگاڑ دیا ہے۔ 2002 میں جنرل مشرف نے ''فاٹا مقامی حکومتوں کے ضوابط'' کا نفاذ فاٹا میں کیا۔ 2004 میں مقامی سطح کے قائدین مثلاً ایجنسی ناظم (میئر)، تحصیل ناظم اور کونسلر منتخب کئے گئے۔ تاہم اس ضابطے پر پوری طرح عملدرآمد نہ ہو پایا۔ عوام الناس اور سول سوسائٹی کی طرف سے کونسلروں کے انتخابی عمل کے خلاف سنگین شکایات بھی سامنے آئی ہیں۔

سماجی وسیاسی شمولیت

فاٹا کے عوام اس وقت لاتعداد فوری اور ناگزیر نوعیت کے مسائل اور مشکلات سے دوچار ہیں لیکن کئی مسائل خاص طور پر توجہ کے متقاضی ہیں۔ 1996 تک قبائلی عوام کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہ تھا۔ 35,000 کے لگ بھگ ملکوں، لنگی برداروں اور عمائدین کے الیکٹورل کالج کو ووٹ دینے کی اجازت تھی۔ 1997 کے انتخابات میں فاٹا کے عوام کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق ملا۔ اس وقت قومی قانون ساز اسمبلی میں فاٹا کے 12 نمائندے اور پاکستان کی سینیٹ میں آٹھ ارکان شامل ہیں۔

فاٹا اصلاحات کمیشن کی جانب سے مقامی حکومتوں کے نظام پر کی گئی مشاورت سے حاصل ہونے والی معلومات

☆ کئی قبائلیوں کا کہنا ہے کہ ''فاٹا مقامی حکومتوں کے ضابطہ'' کا نام تبدیل کرکے ''فاٹا مقامی خودحکومتی نظام'' کا نام دے دیا جائے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مقامی حکومتوں کا انتخاب قبائلیوں کو کرنا چاہیئے۔

☆ ایف سی آر میں ترمیم کرکے فاٹا میں مقامی حکومت کے اداروں کے لئے گنجائش پیدا کی جائے۔

☆ مقامی حکومت کے انتخابات بالغ حق رائے دہی کے تحت جماعتی بنیاد پر منعقد کرائے جائیں۔

☆ یہ انتخابات تمام انتظامی سطحوں کے لئے کرائے جائیں جو ''خیل'' یا یونین کونسل سے شروع ہوکر ایجنسی کونسل تک جائیں۔ خیل یا یونین کونسل جو خیل، ذیلی قبائل اور قبائل کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہے، کا نام تبدیل کرکے خیل یا یونین جرگہ رکھا جائے اور تحصیل کونسل اور ایجنسی کونسل کا نام تبدیل کرکے انہیں بالترتیب تحصیل جرگہ اور ایجنسی جرگہ کا نام دیا جائے۔

☆ کونسلروں کا انتخاب دو ہزار سے تین ہزار افراد پر مشتمل چھوٹے قبائلی گاؤں کندی کی بنیاد پر کیا جائے۔ تمام کونسلر اور نائب ناظم، ایجنسی ناظم کے انتخاب کے لئے الیکٹورل کالج کا کام دیں۔ خواتین کو بھی ضروری نمائندگی دی جائے۔

☆ مقامی حکومت کے اداروں کی مدت چار سال سے بڑھا کر پانچ سال کی جائے۔

☆ مقامی حکومت کے اداروں کو مکمل اختیارات دیئے جائیں جو حکومتی مداخلت سے پاک ہوں۔ گورنر بھی ان مقامی کونسلوں کی رپورٹوں پر اقدامات کریں۔

☆ یہ حکومتوں اپنا ریونیو خود پیدا کریں۔ فنڈز کے استعمال کا اختیار ایجنسی ناظم کو دیا جائے اور ایجنسی ناظم پھر یونین کونسلوں میں فنڈز تقسیم کرے۔

☆ بلدیاتی اداروں کے ارکان کو ایسی صورت میں عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعے ادارے کے سربراہ کو ہٹانے کا اختیار دیا جائے جو کسی غیراخلاقی، ریاست کش اور کرپٹ کام میں ملوث ہو۔ ادارے کے سربراہ کو منتخب کمیٹیوں کے ارکان کے سامنے اپیل کرنے کا موقع دیا جائے۔

پولیٹکل پارٹیز ایکٹ، فاٹا میں 2011 میں نافذ کیا گیا۔ بدقسمتی سے اس کی افادیت برائے نام تھی اور سیاسی لحاظ سے مقامی لوگوں کو بااختیار بنانے میں بہت دیر ہوچکی تھی۔ طالبان بغاوت کے نتیجے میں طرز حکمرانی کا جو خلاء پیدا ہوا اس کی وجہ سے پولیٹکل انتظامیہ اور ملکوں کی اتھارٹی معدوم ہوتی چلی گئی اور یوں فاٹا میں طرز حکمرانی کے روایتی نظام زبوں حالی کا شکار ہوتے گئے۔

لہٰذا اصل مشکل اب فاٹا میں سیاسی / طرز حکمرانی کا ایسا نظام متعارف کرانا اور اسے نافذ کرنا ہے جو قبائلی عوام کی خواہشات کے مطابق ہو اور آج کی دنیا میں طرز حکمرانی کے مسلمہ اصولوں پر پورا اترتا ہو۔ یہی وقت ہے کہ فاٹا کو باقی ماندہ پاکستان میں ضم کیا جائے یا اسے قومی دھارے میں لایا جائے۔ عام قبائلی کو اب مزید قومی سیاست سے الگ نہیں رکھا جاسکتا۔

قانونی فریم ورک

فاٹا کے مقامی نظام کا تعین فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن (ایف سی آر) میں کیا گیا ہے اور نظام انصاف کے بیشتر قوانین جو باقی ماندہ پاکستان میں نافذ ہیں، ان کا اطلاق فاٹا پر نہیں ہوتا۔ فاٹا میں تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے ایف سی آر کی روشنی میں کئے جاتے ہیں۔

ہر ایجنسی کا انتظام ایک پولیٹکل ایجنٹ چلاتا ہے جو ایگزیکٹو، جج، ریونیو کلکٹر اور ایجنسیوں کے کونسلروں کے چیئرمین کے کردار ادا کرتا ہے۔

قبائل پر حکمرانی ان کے ملکوں (قبائلی اور دیہی عمائدین) کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ملک کا عہدہ یا تو موروثی ہوتا ہے، جو پولیٹکل ایجنٹ کی طرف سے گورنر کی رضامندی سے تفویض کیا جاتا ہے، یا قبائل اس کا چناؤ کرتے ہیں یا بعض صورتوں میں انتخاب بھی کیا جاتا ہے۔ پولیٹکل ایجنٹ ملکوں کو رقم، بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں معاونت اور دیگر مراعات فراہم کرتے ہیں اور یوں وہ جرگوں کے ذریعے اپنے علاقوں میں امن وامان قائم کرتے ہیں۔

فاٹا کو انتظامی لحاظ سے دو کیٹیگریز میں تقسیم کیا جاتا ہے: حفاظتی علاقہ جات وہ علاقے ہیں جو حکومت کے براہ راست کنٹرول میں آتے ہیں اور جن کا انتظام پولیٹکل ایجنٹ ایف سی آر کے ذریعے چلاتے ہیں۔ غیرحفاظتی علاقہ جات (جو پورے فاٹا کا تقریباً 70 فیصد ہیں) کا انتظام ملکوں کے ذریعے بالواسطہ طور پر چلایا جاتا ہے اور ایف سی آر کا اطلاق اس کی اجتماعی سزا کی شق کے تحت بالواسطہ طور پر ملکوں / قبائل کے ذریعے ہوتا ہے۔ پولیٹکل ایجنٹ / حکومت کے منظور شدہ جرگے / مقامی کونسلیں زیادہ تر تنازعات نمٹاتی ہیں اور صرف بڑے تنازعات پولیٹکل ایجنٹ کو بھجوائے جاتے ہیں۔ جرگہ / کونسل کے اراکین کا انتخاب پولیٹکل ایجنٹ کرتا ہے اور ایف سی آر پولیٹکل ایجنٹ سے قبائلی کونسلوں کے فیصلوں کی پابندی کا تقاضا نہیں کرتا۔[8]

7. The jirga is an assembly of tribal elders called for various purposes, whether for waging war or to decide for peace. In accordance with the rules, political agent has to refer Invariably every case to jirga and considers objections, if any, of the parties to the nomination of members of jirga.

8. Policy brief, FATA Governance Reforms, Issues, and Way Forward, CGPA, Oct. 2014.

اصلاحات اور اقدامات

1947 میں پاکستان کے گورنر جنرل محمد علی جناح نے جو احکامات جاری کئے وہ پاکستان کے ساتھ فاٹا کے انضمام کے لئے بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ ان احکامات / نوٹیفکیشنز کے ذریعے برطانیہ کی جگہ باضابطہ طور پر پاکستان کا نام دے دیا گیا جس کے نتیجے میں قبائلی عمائدین نے پاکستان کے حوالے سے نئے عہد کئے۔

1962 میں اس وقت کے فوجی حکمران جنرل ایوب خان نے 1962 کا آئین نافذ کیا۔ اس کے تحت آرٹیکل 223 نے فاٹا کی ''خارج شدہ علاقے'' کی حیثیت برقرار رکھی۔ ابتدائی طور پر فاٹا کو سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار سے محروم نہیں کیا گیا لیکن بعد میں کی گئی ایک آئینی ترمیم کے ذریعے یہ دائرہ اختیار ختم کر دیا گیا۔ گورنر مغربی پاکستان کو فاٹا کے لئے قانون سازی کے خصوصی اختیارات دے دیئے گئے۔

ایک اہم ترین اقدام پاکستان آرمی ایکٹ، 1952 تھا۔ یہ ایکٹ 1965 میں فاٹا پر نافذ کیا گیا۔ اس ایکٹ کے تحت فوجی کارروائی کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

بنیادی جمہوریتوں (قبائلی علاقہ جات) کی انتظامیہ کا ضابطہ، 1967 بھی ایک اہم ضابطہ ہے۔ یہ ایکٹ 1967 میں فاٹا میں نافذ کیا گیا۔ تاہم اس ضابطہ کے تحت منتخب ہونے والے مقامی قائدین / نمائندوں کو پولیٹکل ایجنٹ کے ماتحت کام کرنا تھا اور یوں حقیقی معنوں میں کچھ زیادہ اختیارات حاصل نہ تھے۔

1970 میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے فاٹا ڈویلپمنٹ کارپوریشن (جو فاٹا ڈی سی کے نام سے مشہور ہے) کے ذریعے فاٹا کو ترقی سے روشناس کرایا۔ اپنے اجراء سے ہی فاٹا ڈی سی نے علاقے کی بہتری پر عمدہ اثرات مرتب کئے اور یہاں ترقیاتی کام کئے۔

ایگریکلچر ڈویلپمنٹ بینک آرڈیننس، 1961 (IV، سال 1961) سال 1975 میں فاٹا میں نافذ کیا گیا۔ اس آرڈیننس کی بدولت چند ایک زرعی بینک فاٹا کے بعض علاقوں میں کام کررہے ہیں۔ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان آرڈیننس، 1961 (XXXI، سال 1961) بھی 1975 میں فاٹا میں نافذ کیا گیا۔ اس آرڈیننس کا مقصد فاٹا میں صنعتیں یا صنعتی زون قائم کرنے کے لئے قبائلیوں کو قرضے دینا تھا۔ تاہم اس آرڈیننس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔

کوڈ آف کریمنل پروسیجر (ترمیمی) آرڈیننس، 1979 فاٹا میں سال 1979 میں نافذ کیا گیا۔ سی سی پی ایک عمومی قانون ہے جس کے تحت ملک بھر میں فوجداری مقدمات نمٹائے جاتے ہیں۔ فاٹا میں فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن (ایف سی آر) کو ترجیح دی جاتی ہے جو ایک خصوصی ضابطہ ہے جس کے تحت فاٹا میں قانونی چارہ جوئی کی جاتی ہے۔ سی سی پی سے صرف تبھی استفادہ کیا جاتا ہے جب ایف سی آر کسی معاملے میں واضح قواعد مہیا نہ کرتا ہو۔ سی سی پی پولیٹکل ایجنٹوں یا اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹوں کو خصوصی عدالتوں کے قیام میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

فاٹا میں طرز حکمرانی اور سیاسی اصلاحات کا حالیہ عمل 1996 میں اس وقت شروع ہوا جب فاٹا کے عوام کو ووٹ کا حق دیا گیا۔

2001 میں فاٹا اس وقت عالمی توجہ کا مرکز بن گیا جب کئی طالبان جنگجوؤں اور دیگر نے اس علاقے میں آکر پناہ لے لی۔ جون 2002 میں جنرل پرویز مشرف نے عسکریت پسندوں کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج کو قبائلی علاقہ جات میں بھیجا۔ اس وقت سے پاکستانی فوج قبائلی علاقہ جات میں عسکریت پسندوں کے خلاف برسرپیکار ہے۔ 2002 میں جنرل مشرف نے ''فاٹا مقامی حکومت کے ضوابط''، فاٹا میں نافذ کئے۔ 2004 میں مقامی سطح کے قائدین مثلاً ایجنسی ناظم (میئر)، تحصیل ناظم اور کونسلر کے انتخابات ہوئے۔ تاہم اس ضابطہ پر عملدرآمد نہ ہو پایا۔ عام لوگ اور سول سوسائٹی اس انتخاب کو سرکاری حکام کے ایماء پر کئے گئے ''چناؤ'' کا نام دیتے ہیں۔

2008 میں صدر پاکستان نے نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس، فاٹا میں نافذ کیا۔ اسی سال اگست میں فاٹا ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور اس کے بعد اکتوبر 2008 میں نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) قائم کی گئی۔

14 اگست 2009 کو اس وقت کے صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری نے فاٹا اصلاحاتی پیکج کا اعلان کیا لیکن اس کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا۔ دو سال بعد 12 اگست 2011 کو صدر زرداری نے دو احکامات پر دستخط کئے جن کے ذریعے ایف سی آر میں ترامیم اور فاٹا میں پولیٹکل پارٹیز آرڈیننس (پی پی او) 2002 کے نفاذ کی منظوری دی گئی جس کی بدولت سیاسی جماعتوں کو انتخابات میں حصہ لینے کا موقع مل گیا۔ تاہم فاٹا کے منتخب ارکان پارلیمان آج بھی فاٹا کے لئے قانون سازی نہیں کرسکتے۔

© UNDP Pakistan

نیچے دیئے گئے جدول میں اب تک متعارف کرائی گئی مختلف اصلاحات کے ساتھ ان کی موجودہ صورتحال اور ان سے مرتب ہونے والے اثرات کا ایک خلاصہ دیا گیا ہے:

فاٹا میں متعارف کرائی گئی اصلاحات اور پالیسیوں کا احوال

نمبر شمار	تاحال کون سی پالیسیاں / اصلاحات / اقدامات متعارف کرائے جا چکے ہیں؟	کب اور کس نے متعارف کرائیں؟	عملدرآمد کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟	تاثرات	حوالہ/ذریعہ
(1	انڈین انڈیپنڈنس ایکٹ،1947	برطانیہ کی پارلیمان نے یہ ایکٹ پیش کیا جس پر شاہی منظوری 18 جولائی 1947 کو دی گئی۔	ایکٹ کے ذریعے انگریز ہندوستان اور ''قبائلی علاقہ جات'' میں اختیارات کے حامل کسی بھی فرد کے درمیان طے شدہ تمام معاہدے اور سمجھوتے منسوخ کر دیئے گئے	اس ایکٹ نے برطانیہ اور اس کی ہندوستانی اتھارٹی کو قبائلی علاقہ جات کے حوالے سے کسی بھی ذمہ داری سے مبرا قرار دے دیا۔نئی پاکستانی ریاست نے جلد ہی ان علاقوں کے عمائدین کے ذریعے ان کے ساتھ نئے معاہدے کئے جنہیں علاقے کی بہتری کی کچھ زیادہ پرواہ نہ تھی، جو پاکستانی ریاست میں اپنی مراعات و سہولیات کو اسی طرح برقرار رکھنا چاہتے تھے جس طرح یہ انہیں انگریز ہندوستان کے تحت حاصل تھیں۔	سیکشن 7، باب 30، انڈین انڈیپنڈنس ایکٹ، 1947 (http://www.legislation.gov.uk/ukpga/Geo6/10-11/30)
(2	قبائلی علاقہ جات کے لئے گورنر جنرل کے احکامات/نوٹیفکیشن،1947	گورنر جنرل پاکستان، محمد علی جناح نے یہ احکامات / نوٹیفکیشن 15 اگست 1947 کو جاری کئے۔	گورنر جنرل نے متعدد احکامات اور نوٹیفکیشن جاری کئے جنہوں نے ''قبائلی علاقہ جات میں قانونی حیثیت'' حاصل کی۔تین ماہ بعد نومبر 1947 میں تمام پولیٹکل ایجنٹوں نے پاکستان کے حق میں معاہدے کرلئے۔	ان احکامات/نوٹیفکیشنز کے ذریعے پاکستان نے باضابطہ طور پر برطانیہ کی جگہ لے لی جس کے نتیجے میں قبائلی عمائدین نے پاکستان کے ساتھ نئے وعدے کئے۔	ان امور پر گورنر جنرل نے بعد میں اپنی تقریر میں بات کی: ''پاکستان کی سرحدی پالیسی''، گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں قبائلی جرگہ سے محمد علی جناح کا خطاب، 17اگست1948
(3	قبائلی عوام کے ساتھ نظرثانی شدہ سمجھوتہ، 1947 اس کے بعد گورنر جنرل کا حکم نمبر17،سال1955، خصوصی علاقہ جات، ذیلی سیکشن(5)	حکومت پاکستان نے 52-1951 میں قبائلی علاقہ جات کے سمجھوتوں پر نظرثانی کی۔	سمجھوتوں سے حکومت کو قبائلی علاقہ جات پر بہتر کنٹرول مل گیا۔	قبائلی علاقہ جات پر حکومت کے بہتر کنٹرول پر قبائلی سردار خوش ہو گئے کیونکہ انہیں پہلے کی طرح لنگی الاؤنس (مراعات) مل رہا تھا۔	حکومت پاکستان، قبائلی عوام کے ساتھ نظرثانی شدہ سمجھوتہ، پشاور،1947
(4	مغربی پاکستان کے قیام کا ایکٹ،1955	محمد علی بوگرہ کی حکومت نے 14 اکتوبر 1955 کو ون یونٹ پروگرام کا آغاز کیا۔	اس پروگرام نے پورے موجودہ پاکستان کو اس وقت کے پاکستان کی دو اکائیوں یا صوبوں کے طور پر ٹھوس شکل دے دی۔یہ دو حصے مغربی اور مشرقی پاکستان کے نام سے جانے جاتے تھے۔اس کے ساتھ ہی قبائلی علاقہ جات کو مغربی پاکستان کا حصہ بنا دیا گیا۔	1968 میں ون یونٹ پروگرام کی منسوخی تک قبائلی علاقہ جات صوبہ مغربی پاکستان کا حصہ رہے۔اس دوران گورنر مغربی پاکستان قبائلی علاقہ جات کے لئے صدر پاکستان کے نمائندے کے طور پر کام کرتے رہے۔	مغربی پاکستان کے قیام کا ایکٹ، 1955 اور گورنر جنرل کا حکم نمبر17، سال1955، خصوصی علاقہ جات، ذیلی سیکشن (5)، فاٹا پر ایک ریسرچ سٹڈی میں حوالہ دیا گیا ہے۔ http://prr.hec.gov.pk/Chapters/1987-4.pdf
(5	ریگولیشن آف مائنز اینڈ آئل فیلڈز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ (گورنمنٹ کنٹرول ایکٹ،1948)	1948 سے نافذ یہ ایکٹ قبائلی علاقہ جات میں 1956 میں ون یونٹ کی تشکیل کے وقت نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ کانوں، تیل کے کنوؤں اور معدنیات کی ترقی سے متعلق دفعات پر مشتمل ہے۔	یہ ایکٹ علاقے کے طاقتور با اثر افراد کے لئے فائدہ مند تھا جو قدرتی وسائل کا استحصال کرتے تھے اور ان کے ثمرات غصب کر لیتے تھے۔اس ایکٹ پر موثر عملدرآمد تبھی ہو سکتا ہے کہ حکومت پولیٹکل ایجنٹوں اور با اثر افراد کے یکطرفہ اختیارات ختم کر دے۔	انٹرویو، اعجاز مہمند (صدر فاٹا لائرز فورم)، 22 ستمبر 2014، یہ قانون اس پتہ پر دستیاب ہے: http://legaladvicepk.com/regulation-of-mines-and-oil-fields-and-mineral-development-government-control-act-1948-3776.html
(6	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین،1962	اس وقت کے فوجی حکمران جنرل ایوب خان نے 1962 کا آئین نافذ کیا۔	آرٹیکل 223 نے فاٹا کو ''خارج شدہ علاقے'' کے طور پر برقرار رکھا۔ابتدائی طور پر فاٹا کو سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار سے خارج نہیں کیا گیا لیکن ایک آئینی ترمیم کے ذریعے بعد میں یہ دائرہ اختیار ختم کر دیا گیا۔گورنر مغربی پاکستان جو قبائلی پٹی کے سربراہ بھی ہیں، کو فاٹا کے لئے قانون سازی کے خصوصی اختیارات مل گئے۔	فاٹا کے ساتھ باقی ماندہ پاکستان سے ممتاز علاقے والے سلوک کا سلسلہ جاری رہا۔تاہم جنرل ایوب خان نے فاٹا سمیت پورے ملک میں زیریں سطح کا ایک انتظامی نظام، بنیادی جمہوریتیں متعارف کرائیں تو اس سے فاٹا کے مقامی لوگوں کے لئے امید کی ایک کرن پیدا ہوئی۔بہرحال فاٹا کو عدالتوں کے دائرہ اختیار میں لایا جائے اور بلدیاتی انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے۔	کامران عارف، محمد رضا، 'Implications for the Reform Process in Pakistan's Federally Administered Areas'، اگست،2014۔ http://www.slideshare.net/fatanews/peshawar-high-court-fata-judgment-analysis?redirected_from=save_on_embed
(7	مغربی پاکستان انسداد کرپشن کے قیام کا آرڈیننس،1961	گورنر مغربی پاکستان نے صدر کی ہدایات پر یہ آرڈیننس 1961 میں نافذ کیا۔	اس آرڈیننس کے تحت مغربی پاکستان میں سرکاری ملازمین کی طرف سے کرپشن کے بعض جرائم کی تفتیش کے لئے خصوصی ادارہ قائم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔	فاٹا میں انسداد کرپشن کے اداروں کی عدم فعالی اس ایکٹ کی غیر موثر حیثیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس پر موثر انداز میں عملدرآمد کے لئے فاٹا میں پولیٹکل انتظامیہ سمیت تمام اداروں کے آڈٹ کرنا ضروری ہے۔	آرڈیننس کا مکمل متن: http://www.khyberpakhtunkhwa.gov.pk/Gov/Details.php?id=132
(8	مغربی پاکستان موٹر وہیکلز آرڈیننس	گورنر مغربی پاکستان نے صدر کی ہدایات پر یہ آرڈیننس 1965 میں نافذ کیا۔	یہ آرڈیننس ''صوبہ مغربی پاکستان میں گاڑیوں'' سے متعلق ہے۔	یہ ایکٹ تبھی موثر ہو سکتا ہے کہ فاٹا میں محکمہ ایکسائز فعال ہو جائے۔	مکمل متن کے لئے دیکھیں: ویسٹ پاکستان موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965۔ http://punjablaws.gov.pk/laws/189.html
(9	کمپنیز ایکٹ،1913	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں فاٹا میں نافذ کیا گیا۔	اگرچہ کمپنیوں و دیگر اداروں اور سرمایے کی افزائش یقینی بنانے سے متعلق قوانین کو ٹھوس شکل دینے والے کمپنیز ایکٹ پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے لیکن زمینی طور پر کوئی نمایاں تبدیلی دیکھنے میں نہیں آتی۔	ایکٹ کی ناکامی نے فاٹا کے اقتصادی پہلو پر منفی اثرات مرتب کئے ہیں جس کی وجہ سے عسکریت پسندوں کے نیٹ ورک اب بیروزگار نوجوانوں کو اپنی طرف مائل کر رہے ہیں۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل2011، CAMP اور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ 49-35، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf

فاٹا میں متعارف کرائی گئی اصلاحات اور پالیسیوں کا احوال

نمبر شمار	تاحال کون سی پالیسیاں / اصلاحات / اقدامات متعارف کرائے جاچکے ہیں؟	کب اور کس نے متعارف کرائیں؟	عملدرآمد کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟	تاثرات	حوالہ/ذریعہ
(10	پاسپورٹ ایکٹ1913	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	پاسپورٹ سے متعلق امور کے اس ایکٹ پر عملدرآمد ہوچکا ہے اور یہ فاٹا میں نافذ العمل ہے۔	اس ایکٹ پر صحیح معنوں میں عملدرآمد کیا گیا ہے اور یہ لوگوں کے لئے انتہائی مفید رہا ہے۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMPاور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ35-49، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf
(11	آفیشل سیکرٹس ایکٹ1923	یہ ایکٹ فاٹا میں 1964 میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ جو بڑی حد تک حکومت سے متعلق ہے، سرکاری محکموں پر سیکریسی کے تحفظ کے لئے زور دیتا ہے، اور اس پر فاٹا میں عملدرآمد ہوچکا ہے۔	اگرچہ اس ایکٹ پر موثر طریقے سے عملدرآمد کیا گیا ہے لیکن کئی لوگ ابھی تک اس کے وجود سے بےخبر ہیں۔	’’آفیشل سیکرٹس ایکٹ: 1، ایکٹ نمبرXIX، سال 1923، ایف آئی اے، http://www.fia.gov.pk/law/Offences/3.pdf
(12	ٹریڈ مارکس ایکٹ1940	یہ ایکٹ 1965 میں فاٹا میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ جو ٹریڈ مارک کے اندراج اور بہتر طور پر موثر تحفظ سے متعلق ہے، اس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے۔ البتہ اس حوالے سے بھی کوئی نمایاں تبدیلی دیکھنے کو نہیں ملتی۔	کمپنیز ایکٹ پر عملدرآمد سے کاروبار کے لئے ضابطہ اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک مثال بھی میسرآجائے گی جس سے رہنمائی لیتے ہوئے اس ایکٹ کا احترام اور اس کا موثر طریقے سے اطلاق ہوسکے گا۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMPاور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ35-49، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf
(13	پاکستان آرمی ایکٹ1952	یہ ایکٹ 1965 میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ آرمی کی ادارہ جاتی اقدار کی پاسداری پر زور دیتا ہے جس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے اور یہ وہاں کام کررہا ہے۔	جہاں تک بحالی امن کا تعلق ہے تو یہ ایکٹ فاٹا کے لئے اہم ہے۔ اس میں پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی کسی بھی طرح کی کارروائی کرنے والے کسی بھی فرد کے لئے سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تحفظ کے معاملے میں یہ تاحال موثر رہا ہے۔	مکمل ایکٹ، پاکستان آرمی ایکٹ1952، http://www.refworld.org/pdfid/4c3f1fe12.pdf
(14	پاکستان (کنٹرول آف انٹری) ایکٹ، 1952	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	اس ایکٹ پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے جس کا مقصد کسی موثر دستاویز کے بغیر فاٹا آنے والے غیرملکیوں کے خلاف مقدمہ چلانا ہے۔	اس ایکٹ کی غیرموثر حیثیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ موثر دستاویزات کے بغیر آنے والے افغان غیرملکیوں کے خلاف کارروائی آج بھی فارن ایکٹ کے تحت کی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ ایکٹ صرف کاغذوں تک محدود ہے۔	مکمل متن، ’’پاکستان (کنٹرول آف انٹری) ایکٹ، 1952‘‘، http://legaladvicepk.com/pakistan-control-of-entry-act-1952-1714.html
(15	سرکاری قرضے کا ایکٹ1944	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ سرکاری قرضوں سے متعلق ہے جو فاٹا میں عملدرآمد کے حوالے سے کاغذوں تک محدود ہے۔	قبائلیوں کا معیار زندگی ناقص ہے اور وہ علم کی کمی کا شکار ہیں جس کی وجہ سے کاروبار کے لئے قرضے لینا ان کے لئے مشکل ہوجاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ ایکٹ محض کاغذوں تک محدود ہے۔	مکمل متن، سرکاری قرضوں کا ایکٹ1944، http://www.sbp.org.pk/publications/Public_Debt_Act.pdf
(16	ایکسپلوزوز ایکٹ1884	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	اس ایکٹ کا مقصد دھماکہ خیز مواد پر پابندی عائد کرنا ہے جس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے۔	اس ایکٹ پر عملدرآمد ثمرآور رہا ہے۔	مکمل متن،’’ایکسپلوزوز ایکٹ1884، http://nasirlawsite.com/laws/explosiv.htm
(17	پوسٹ آفس ایکٹ1898	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ پوسٹ آفس کی کارکردگی سے متعلق ہے جس پر فاٹا میں کسی استعمال کے بغیر عملدرآمد کیا گیا ہے۔	امن سے متعلق اس طرح کے قوانین کی جانب قدم بڑھانے سے پہلے حکومت کو چاہئے کہ وہ بڑے مسائل حل کرے، جیسے خطے میں معمولات کی بحالی اور استحکام۔	مکمل متن، پوسٹ آفس ایکٹ1898، http://nasirlawsite.com/laws/poa.htm
(18	وائرلیس ٹیلی گرافی ایکٹ1933	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ وائرلیس ٹیلی گرافی سے متعلق ہے، جس پر عملدرآمد ہوا ہے لیکن ہنوز غیرفعال ہے۔	یہ ایکٹ تبھی کامیاب ہوسکتا ہے کہ پہلے قبائلیوں کو اطلاعاتی ذرائع تک رسائی فراہم کی جائے۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMPاور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ35-49، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf

فاٹا میں متعارف کرائی گئی اصلاحات اور پالیسیوں کا احوال

نمبر شمار	تاحال کون سی پالیسیاں / اصلاحات / اقدامات متعارف کرائے جاچکے ہیں؟	کب اور کس نے متعارف کرائیں؟	عملدرآمد کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟	تاثرات	حوالہ/ذریعہ
(19	پٹرولیم ایکٹ، 1934	یہ ایکٹ فاٹا میں 1965 میں نافذ کیا گیا۔	یہ ایکٹ پٹرولیم کے کاروبار سے متعلق ہے جس پر فاٹا میں عملدرآمد ہو گیا ہے اور زیادہ تر مقامی لوگ اس سے بے خبر ہیں۔	اس ایکٹ پر عملدرآمد میں ناکامی کے باعث پٹرولیم کا کاروبار، اس کی خرید وفروخت ابھی بھی فاٹا میں رواں انداز میں نہیں ہو رہی۔ فاٹا کے لئے اس ایکٹ کے اطلاق کا بھی تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔	مکمل متن، ''پٹرولیم ایکٹ، 1934''، پاکستان لاء کوڈ، وزارت قانون، انصاف وانسانی حقوق، http://molaw.bizz.pk/bodyin.php?cod=684
(20	بنیادی جمہوریتوں کی انتظامیہ (قبائلی علاقہ جات) کا ضابطہ، 1967	یہ ایکٹ فاٹا میں 1967 میں نافذ کیا گیا۔	بنیادی جمہوریتوں کے نظام سے متعلق اس ضابطے پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا۔	اس ضابطہ کے تحت منتخب ہونے والے مقامی عمائدین/نمائندے بے اختیار ہیں اور پولیٹیکل ایجنٹ کے تحت کام کرتے ہیں۔ ایسا نظام فاٹا میں جمہوری کلچر کو فروغ نہیں دے سکتا۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMP اور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ 49-35، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf
(21	الیکٹورل کالج کے ارکان (قبائلی علاقہ جات میں مقامی حکومت کے فرائض) کا ضابطہ، 1967	یہ ایکٹ فاٹا میں 1967 میں نافذ کیا گیا۔	اس ضابطہ کا مقصد بلدیاتی اداروں کے انتخابات کو فروغ دینا ہے، جس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے۔ تاہم مکمل عملدرآمد کا انتظار ہے۔	اس ضابطے پر موزوں طریقے سے عملدرآمد کیا جائے تو اس سے فاٹا میں معیار زندگی بہتر ہوگا۔ اس ایکٹ کے تحت منتخب ہونے والے نمائندے فاٹا کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMP اور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ 49-35، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf
(22	کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1925، (سندھ ایکٹ VII، سال 1925)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1970 میں نافذ کیا گیا۔	اس ایکٹ پر فاٹا میں عملدرآمد ہو چکا ہے۔ یہ ایکٹ حکومت کو تنظیموں مثلاً سول سوسائٹی تنظیموں کے اندراج کا اختیار دیتا ہے۔ تاہم اس ایکٹ پر فاٹا میں صحیح معنوں میں عملدرآمد نہیں ہوا۔	اس ایکٹ پر فاٹا میں موزوں طریقے سے عملدرآمد کی ضرورت ہے تاکہ یہاں کے باسیوں کو سول سوسائٹی تنظیموں کا اندراج کرانے میں مدد ملے۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMP اور فاٹا ڈویلپمنٹ اتھارٹی، صفحہ 49-35، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf

(23	فاٹا ڈویلپمنٹ کارپوریشن (فاٹا سی ڈی)	وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے 1970 میں فاٹا ڈویلپمنٹ کارپوریشن، جو فاٹا ڈی سی کے نام سے مشہور ہے، کے تحت فاٹا کو ترقی سے روشناس کرایا۔	اپنے اجراء سے ہی فاٹا ڈی سی نے یہاں ترقیاتی کام کئے اور فاٹا کی بہتری پر عمدہ اثرات مرتب کئے۔	فاٹا ڈی سی کی بدولت قبائلیوں کے معیار زندگی میں بعض خوشگوار تبدیلیاں آئی ہیں جن کی بدولت یہ ایکٹ کامیاب رہا ہے۔	انٹرویو، ظاہر شاہ صافی (وکیل، پشاور ہائی کورٹ)، 20 ستمبر 2014، Defunct FATA Development Coporation: Fate of 400 employees hangs in balance''، ڈان، 23 مارچ 2011، http://www.dawn.com/news/615393/defunct-fata-development-corporation-fate-of-400-employees-hangs-in-balance
(24	پشاور ضلع وقبائلی علاقہ جات (تنازعات کا تصفیہ) کا ضابطہ، 1971، (ایم ایل آر نمبر 93)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1971 میں نافذ کیا گیا۔	اس ضابطہ پر آبادکار اور قبائلی علاقوں میں سرحدی تنازعات کے تصفیہ کے لئے عملدرآمد کیا گیا ہے۔	اس ایکٹ کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تنازعات ابھی تک حل طلب ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ فاٹا میں تنازعات کے تصفیہ کا موزوں نظام تشکیل دینے کے لئے بھرپور طریقے سے کام کرے۔	''پاکستان 1973'' جیورسٹ میں حوالہ دیا گیا، http://jurist.org/documents/constitutions/Pakistan_2012.php
(25	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین 1973	پاکستان کی نو منتخب آئین ساز اسمبلی نے 1973 میں اس تاریخی آئین کی منظوری دی۔	اگرچہ اسے اتفاق رائے پر مبنی آئین قرار دیا جاتا ہے لیکن اس نے فاٹا کے گرد بندھی انتظامی زنجیروں کو نہیں توڑا۔ مثال کے طور پر آرٹیکل 247 ارکان پارلیمان، بشمول وہ جن کا تعلق فاٹا سے ہے، پر پابندی عائد کرتا ہے کہ وہ فاٹا کے لئے قوانین وضع نہیں کر سکتے۔ صدر ملحقہ صوبے خیبر پختونخواہ کے گورنر کے ذریعے فاٹا کے معاملے میں حتمی فیصلے کا اختیار استعمال کرتے ہیں۔	آئین فاٹا کے ساتھ منفرد سلوک روا رکھتا ہے جو ملک کے دیگر علاقوں سے الگ ہے۔ ستمبر 2014 میں سینیٹ کی طرف سے فاٹا کو عدالتوں کے دائرہ اختیار میں لانے سے متعلق بل کی منظوری درست سمت میں ایک مثبت قدم تھا۔	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین، http://www.pakistani.org/pakistan/constitution/
(26	انتخابی حلقہ بندیوں کا ایکٹ، 1974، (XXXIV، سال 1974)	یہ ایکٹ 1974 میں منظور کیا گیا اور اسی سال فاٹا میں نافذ کیا گیا۔	اس ایکٹ کا مقصد انتخابی حلقوں کی حد بندی ہے جس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے لیکن 1998 کے بعد کوئی مردم شماری نہ ہونے کے باعث یہ اپنی افادیت کھو چکا ہے۔	انتخابی حلقے آبادی کی بنیاد پر بنائے جاتے ہیں اور اسی بناء پر انہیں فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ لیکن فاٹا کے بارے میں آبادی کی درست معلومات میسر نہیں اس لئے اس ایکٹ پر موثر طریقے سے عملدرآمد ہونا باقی ہے۔	مکمل متن کے لئے: انتخابی حلقہ بندیوں کا ایکٹ، 1974، http://nasirlawsite.com/laws/dca1974.htm
(27	دہشت گردی کی سرگرمیوں کو کچلنے کا (خصوصی عدالتوں) کا ضابطہ، 1975 (XI، سال 1975)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	دہشت گردی کی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلق اس ایکٹ پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے لیکن اس ایکٹ سے دہشت گردی کمل طور پر ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔	اس ایکٹ پر اس لحاظ سے عملدرآمد کیا گیا ہے کہ آرمی اور سیکیورٹی فورسز اگرچہ یہاں فعال ہیں لیکن وہ علاقے میں دہشت گردی کی روک تھام کے لئے ناکافی ہیں۔ لہٰذا حکومت کو اس مقصد کے لئے ایک ایلیٹ فورس تشکیل دینی چاہیئے۔	مکمل متن: دہشت گردی کی سرگرمیوں کو کچلنے (خصوصی عدالتوں) کا ضابطہ، 1975، http://www.ma-law.org.pk/pdflaw/SUPPRESSION%20OF%20TERRORIST%20ACTIVITIES.pdf

فاٹا میں متعارف کرائی گئی اصلاحات اور پالیسیوں کا احوال

نمبر شمار	تاحال کون سی پالیسیاں / اصلاحات / اقدامات متعارف کرائے جا چکے ہیں؟	کب اور کس نے متعارف کرائیں؟	عملدرآمد کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟	تاثرات	حوالہ/ذریعہ
28)	ایگریکلچر ڈولپمنٹ بینک آرڈیننس، 1961(IV، سال 1961)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	اس آرڈیننس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے۔ زرعی بینک محض فاٹا کے چند علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔	اس ایکٹ پر عملدرآمد کیا گیا ہے تاہم حکومت کو چاہئے کہ فاٹا میں زرعی بینکوں کے وسیع ترنیٹ ورک کا آغاز کرے تاکہ کسانوں کو ان کی خدمات تک آسان رسائی میسر ہو۔	''وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (قوانین کا اطلاق) کا ضابطہ 1975''، Regulation, 1975", http://nasirlawsite.com/laws/fata.htm
29)	انڈسٹریل ڈولپمنٹ بینک آف پاکستان آرڈیننس، 1961 (XXXI، سال 1961)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	اس آرڈیننس کا مقصد فاٹا میں صنعتوں یا صنعتی زونز کے قیام کے لئے قبائلیوں کو قرضے دینا ہے۔ اس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے لیکن غیرموثر ہے۔	اس آرڈیننس پر عملدرآمد غیرموثر ہونے کے باعث عسکریت پسندوں کے نیٹ ورکس میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع کی کمی ہے جس کے نتیجے میں وہ ان نیٹ ورکس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس ایکٹ پر موزوں طریقے سے عملدرآمد ہو جائے تو علاقے میں غیر ملکی سرمایہ کاری ممکن ہو سکتی ہے۔	بینکنگ کمپنیز آرڈیننس، 1962، (LVII، سال 1962) http://www.bu.edu/bucflp/files/2012/01/Banking-Companies-Ordinance-of-1962-and-Rules-of-1963-consumer-protection-related.pdf
30)	بینکنگ کمپنیز آرڈیننس، 1962، (LVII، سال 1962)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	یہ آرڈیننس قبائلیوں کو قرضے دینے سے متعلق ہے۔ اس پر فاٹا میں غیرموثر طریقے سے عملدرآمد کیا گیا ہے۔	اس آرڈیننس پر صحیح معنوں میں عملدرآمد نہیں کیا گیا یہی وجہ ہے کہ اس کے کوئی عمدہ نتائج برآمد نہیں ہوئے۔	''وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (قوانین کا اطلاق) کا ضابطہ 1975''، http://nasirlawsite.com/laws/fata.htm
31)	ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن ایکٹ، 1952(XVIII، 1952)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	اس ایکٹ کا مقصد مکانات کی تعمیر کے لئے قبائلیوں کو قرضے دینا ہے۔ اس پر فاٹا میں عملدرآمد ہوا ہے لیکن بھرپور طریقے سے نہیں۔	حکومت کی طرف سے قرضے حاصل کرنے کے انتہائی کڑے قوانین تشکیل دینے کی وجہ سے یہ ایکٹ آباد کار علاقوں میں بھی موثر نہیں ہے۔	دیکھیں ایچ بی ایف سی ایل کا کمپنی پروفائل کا صفحہ: ''ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ''، http://www.hbfcl.com/company_profile.html; ''وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (قوانین کا اطلاق) کا ضابطہ 1975''، http://nasirlawsite.com/laws/fata.htm
32)	فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1947(VII، سال 1947)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	اس ایکٹ کا مقصد کرنسی کے بہاؤ کو باضابطہ شکل دینا ہے جس پر فاٹا میں عملدرآمد کیا گیا ہے۔	بیرون ملک کام کرنے والے کئی قبائلی افراد جو اپنے گھروں کو رقوم بھیجتے ہیں، وہ اس ضابطہ پر عمل نہیں کرتے بلکہ دیگر ذرائع پر انحصار کرتے ہیں جس کے نتیجے میں قومی خزانے کا نقصان ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ ایکٹ صرف کاغذوں تک محدود ہے۔	مکمل متن کے لئے دیکھیں: فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1947، http://www.fia.gov.pk/law/Offences/6.pdf
33)	انشورنس ایکٹ، 1938 (IV، سال 1938)	یہ ایکٹ فاٹا میں 1975 میں نافذ کیا گیا۔	انشورنس ایکٹ فاٹا میں انسانی زندگیوں اور املاک کے انشورنس سے متعلق ہے۔ اس ایکٹ پر عملدرآمد کیا گیا ہے لیکن تلون صورتحال کا شکار اس خطے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔	اس ایکٹ پر عملدرآمد کے لئے حکومت کو چاہئے کہ پہلے علاقے کے حالات معمول پر لائے، عسکریت پسندوں کی گرفت کم کرے اور قبائلیوں کا اعتماد حاصل کرے۔	مکمل متن کے لئے دیکھیں: انشورنس ایکٹ 1938، http://www.secp.gov.pk/corporatelaws/pdf/InsuranceAct1938.pdf
34)	پیپلز فنانس کارپوریشن کے حوالے سے فاٹا میں قوانین کا نفاذ 1977	یہ ایکٹ فاٹا میں 1976 میں نافذ کیا گیا۔	اس قانون میں نجی کارپوریشنوں اور بینکوں وغیرہ کے لئے قواعد طے کئے گئے ہیں۔ اس قانون پر فاٹا میں غیرموثر انداز میں عملدرآمد کیا گیا ہے۔	فاٹا میں اس ایکٹ پر موزوں طریقے سے عملدرآمد نہیں کیا گیا۔	فاٹا میں نافذ کئے گئے قوانین کی فہرست، دیکھیں: Feasibility Study of Regulatory Regime for Industry, Commerce & Trade in FATA، اپریل 2011، CAMP اور فاٹا ڈولپمنٹ اتھارٹی، صفحہ 49-35، http://fatada.gov.pk/Docs/Industries/RegularityRegimeForIndustryCommerceTradeinFATA.pdf
35)	کوڈ آف کریمنل پروسیجر (ترمیمی) آرڈیننس 1979	یہ ایکٹ فاٹا میں 1979 میں نافذ کیا گیا۔	سی سی پی ایک عمومی قانون ہے جس کے تحت ملک بھر میں فوجداری مقدمات نمٹائے جاتے ہیں۔ فاٹا میں ایف سی آر کو ترجیح دی جاتی ہے جو ایک خصوصی ضابطہ ہے جس کے تحت فاٹا میں قانونی چارہ جوئی کی جاتی ہے۔ سی سی پی سے تبھی استفادہ کیا جاتا ہے جب ایف سی آر میں قواعد نہ ہوں۔ ایسی صورت میں یہ ضابطہ پولیٹیکل ایجنٹوں یا اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹوں کی طرف سے قائم کی گئی خصوصی عدالتوں کی رہنمائی کا کام دیتا ہے۔	اس ضابطے پر اگر موثر طریقے سے عملدرآمد ہو جائے تو ایف سی آر کے اثرات کم ہوں گے اور یوں فاٹا باقی ماندہ ملک کے ساتھ شامل ہو سکے گا۔	What are tribal areas in the eyes of law?، 20 اگست 2013، http://www.thepleaders.com/2013/08/what-are-tribal-areas-in-eyes-of-law_3076.html

فاٹا میں متعارف کرائی گئی اصلاحات اور پالیسیوں کا احوال

نمبر شمار	تاحال کون سی پالیسیاں / اصلاحات / اقدامات متعارف کرائے جا چکے ہیں؟	کب اور کس نے متعارف کرائیں؟	عملدرآمد کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟	تاثرات	حوالہ/ذریعہ
36)	بالغ حق رائے دہی کا ایکٹ 1996	صدر فاروق احمد خان لغاری نے بالغ حق رائے دہی کا قانون 1996 میں فاٹا میں نافذ کیا۔	اس ایکٹ پر عملدرآمد سے پہلے صرف چند با اثر افراد فاٹا کے عام انتخابات میں ووٹ دے سکتے تھے۔ اس ایکٹ کی بدولت ووٹ دینے کی عمر کے تمام قبائلی افراد انتخابات میں ووٹ دے سکتے ہیں۔ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد 1997 میں ہونے والے پہلے عام انتخابات میں کل 298 امیدواروں نے حصہ لیا اور ٹرن آؤٹ 33.69 ریکارڈ کیا گیا۔	اس ایکٹ کی بدولت فاٹا میں جمہوری کلچر کو فروغ ملا ہے اور ووٹ دینے کی عمر کے قبائلی افراد اس ایکٹ کی منظوری کے بعد سے فعال طریقے سے ووٹ دے رہے ہیں۔	عصمت اللہ خان وزیر، محمد ظہیر خان، Mainstreaming FATA through Legal and Political Reforms، نگاہ جرنل، 2014، فاٹا ریسورس سنٹر، انٹرویو، عبداللطیف آفریدی (سابق رکن پارلیمان/سابق صدر، پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، سابق صدر)، 22 ستمبر 2014
37)	فاٹا مقامی حکومت کے انتخابات کا ضابطہ، 2002	فوجی آمر جنرل پرویز مشرف نے 2002 میں فاٹا میں ''فاٹا، مقامی حکومت کے انتخابات کے ضوابط'' کا نفاذ کیا۔	ان ضوابط کا مقصد فاٹا میں مقامی حکومتوں کا قیام تھا جن پر فاٹا میں موزوں طریقے سے عملدرآمد نہیں ہو پایا۔ بعض اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت کے گورنر سید افتخار حسین شاہ اور ان کے پیشرو کمانڈر خلیل الرحمان نے اس پر عملدرآمد میں رکاوٹیں پیدا کیں۔	یہ ضابطہ قبائلی سرزمین پر جڑیں نہیں پکڑ پایا۔ اس سے پولیٹیکل ایجنٹوں کو اختیارات مل گئے اور یوں فاٹا سے متعلق فیصلوں میں اپنی رائے دینے کے لئے مقامی افراد کی راہ مسدود ہوگئی۔	وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات کا مقامی حکومت کا ضابطہ، 2002، http://www.slideshare.net/fatanews/2002-fata-local-government-regulation; انٹرویو، فاٹا کے قبائلی عمائدین، 20 ستمبر 2014
38)	پولیٹیکل پارٹیز آرڈر (پی پی او)، 2002	2002 میں فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف نے پولیٹکل پارٹیز آرڈر (1962) میں ترمیم کر کے پولیٹکل پارٹیز آرڈر (2002) نافذ کیا۔	حکم کے آرٹیکل 1 میں فاٹا کو پی پی او کے اطلاق سے خارج کر دیا گیا ہے۔	قبائلیوں نے پی پی او کے نفاذ کا خیر مقدم کیا اور بیک وقت اس کے فاٹا میں نفاذ کا مطالبہ کیا۔	پی پی او کا مکمل متن: http://www.civiceducation.org/wp-content/uploads/2010/08/Political-Parties-Order.pdf
39)	فاٹا سیکریٹریٹ کا قیام	جنرل پرویز مشرف نے 2002 میں فاٹا کے لئے الگ سیکریٹریٹ قائم کیا۔	اس الگ سیکریٹریٹ کا مقصد فاٹا کے ترقیاتی منصوبوں پر کام تیز کرنا اور ان کی بھرپور نگرانی تھا۔ 2006 میں اس کا نام فاٹا سیکریٹریٹ رکھ دیا گیا۔	قبائلیوں کو فیصلہ سازی کے ہر عمل اور ادارے سے باہر رکھا گیا۔ انہوں نے پرویز مشرف کی متعارف کرائی ہوئی اصلاحات کو ''ون مین شو'' قرار دے دیا۔	''انتظامیہ کا نظام''، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (fata.gov.pk)، http://fata.gov.pk/Global.php?iId=29&fId=2&pId=25&mId=13
40)	فاٹا اصلاحاتی کمیٹی، 2000	ڈاکٹر ممتاز بنگش کی سربراہی میں ایک اصلاحاتی کمیٹی نے فاٹا پر اصلاحات تجویز کیں۔	بارہ رکنی کمیٹی نے دیگر باتوں کے علاوہ سفارش کی کہ فاٹا میں نچلی سطح پر اختیارات تفویض کئے جائیں۔	اس ایکٹ کے نتیجے میں مقامی حکومت کے ڈھانچے 2001 میں فاٹا میں متعارف کرا دیئے گئے۔	ممتاز بنگش، مقامی حکومت کا منصوبہ متعارف کرانے پر فاٹا اصلاحاتی کمیٹی کی رپورٹ، 2000
41)	ایف سی آر اصلاحاتی کمیٹی، 2005 (المعروف میاں اجمل کمیٹی)	جسٹس (ر) میاں محمد اجمل کی سربراہی میں اصلاحاتی کمیٹی نے ایف سی آر میں اصلاحات تجویز کیں۔	سیاسی عمائدین، ریٹائرڈ بیوروکریٹس، اور دیگر افسران پر مشتمل کمیٹی نے ایف سی آر میں اصلاحاتی اقدامات تجویز کئے۔	ایف سی آر میں اصلاحات پر عملدرآمد کا نظام عدم سلامتی اور اس بنا پر کمزور رہا ہے کہ جوں کی توں صورتحال کی حامی قوتیں اختیارات چھوڑنے سے گریزاں ہیں۔ علاوہ ازیں فاٹا کی آئینی حیثیت بدستور بحث طلب ہے۔	انٹرویو، جسٹس (ر) میاں محمد اجمل (سابق چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ)، سربراہ ایف سی آر اصلاحاتی کمیٹی)، 19 ستمبر 2012
42)	پارلیمان میں وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کی پہلی تقریر	وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے 2008 میں پارلیمان میں اپنی پہلی تقریر میں ایف سی آر میں تبدیلیوں کا عزم ظاہر کیا۔	وزیر اعظم گیلانی نے کہا کہ ایف سی آر میں تبدیلیاں لائی جائیں گی اور اسے انسانی حقوق سے ہم آہنگ بنایا جائے گا۔	اگرچہ فاٹا پر حتمی اختیار وزیر اعظم کو نہیں بلکہ صدر کو حاصل ہے لیکن ان کی تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ حکومت وقت فاٹا میں اصلاحات کا ارادہ رکھتی ہے جو بعد ازاں صدارتی اتھارٹی کے تحت متعارف کرائی گئی اصلاحات سے عیاں ہو گیا۔ وزیر اعظم نے ایف سی آر میں اصلاحات کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی۔	پریس ریلیز، ''قبائلی علاقہ جات میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت، ایف سی آر میں اصلاحات''، پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ، پی آر نمبر 82، http://pid.gov.pk/press12-08-2011.htm
43)	ایف سی آر پر کابینہ کمیٹی، 2008	اپریل 2008 میں وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے وزیر قانون فاروق ایچ نائیک کو فاٹا پر قوانین میں اصلاحات میں تجاویز دینے کی ذمہ داری سونپی۔	ایف سی آر پر کابینہ کمیٹی نے ایف سی آر میں تبدیلیوں کی سفارش کر دی۔	فاروق ایچ نائیک کمیٹی فاٹا میں اصلاحات کی جانب ایک اور قدم تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ عمل آہستہ ضرور ہے لیکن اس کا رخ تبدیلی کی جانب ہے۔ یہ تبدیلیاں بالآخر اس فاٹا اصلاحاتی پیکج کا حصہ بنیں جس کا اعلان 2009 کے اواخر میں کیا گیا۔	''حکومت فاٹا کے عوام کو تیز رفتار انصاف فراہم کرے گی: نائیک''، ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان، 29 جون 2008، http://www.app.com.pk/en_/index.php?option=com_content&task=view&id=43458; پریس ریلیز، ''قبائلی علاقہ جات میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت، ایف سی آر میں اصلاحات''، پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ، پی آر نمبر 82، http://pid.gov.pk/press12-08-2011.htm
44)	فاٹا اصلاحاتی پیکج، 2011، جس میں ایف سی آر میں ترامیم اور فاٹا میں پی پی او کا نفاذ شامل تھا۔	صدر آصف علی زرداری نے 14 اگست 2009 کو فاٹا اصلاحاتی پیکج کا اعلان کیا لیکن اس وقت اس کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا۔ دو سال بعد اسلام آباد میں ہونے والی ایک شاندار تقریب، جس میں فاٹا کے قائدین نے شرکت کی، میں صدر نے ان دیرینہ اصلاحات کی منظوری دے دی۔	یہ اصلاحات ایف سی آر میں ترمیم اور پولیٹکل پارٹیز آرڈر (پی پی او)، 2002 کے قبائلی علاقہ جات پر نفاذ کا تقاضا کرتی ہیں۔ ترامیم کے ذریعے دیگر کے علاوہ انتظامیہ کو خواتین، بچوں یا 65 سال سے زائد عمر کے بزرگ افراد کو ان کے رشتہ داروں کے جرم کی پاداش میں گرفتار کرنے سے روک دیا گیا۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کو فاٹا میں ووٹوں کے لئے کنویسنگ کی اجازت دے دی گئی۔	ایف سی آر میں بیشتر اصلاحات کا زمینی طور پر کوئی وجود نہیں۔ جہاں تک پی پی او کا تعلق ہے تو پہلی بار 2013 میں سیاسی جماعتوں نے فاٹا کے انتخابات میں حصہ لیا۔	اخباری خبر، Major changes made in FCR: FATA people get political rights''، ڈان، 12 اگست 2011، News report, "Major changes made in FCR: Fata people get political rights", Dawn, 12 August, 2011

فاٹا میں متعارف کرائی گئی اصلاحات اور پالیسیوں کا احوال

نمبر شمار	تاحال کون سی پالیسیاں / اصلاحات / اقدامات متعارف کرائے جا چکے ہیں؟	کب اور کس نے متعارف کرائیں؟	عملدر آمد کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟	تاثرات	حوالہ/ذریعہ
45)	فاٹا نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2007 (آرڈر نمبر LIII، سال 2007) کا فاٹا پر نفاذ۔ فاٹا ڈزاسٹر مینجمنٹ کمیشن 2007 (آرڈر نمبر LIII، سال 2007) کا فاٹا پر نفاذ۔ فاٹا نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی 2007 (آرڈر نمبر LIII، سال 2007) کا فاٹا پر نفاذ	صدر پاکستان نے 3 مارچ 2008 کو فاٹا نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس کا نفاذ فاٹا پر کر دیا۔ چند ماہ بعد اگست میں فاٹا ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا نفاذ فاٹا میں کر دیا گیا۔ اکتوبر میں این ڈی ایم اے کا نفاذ بھی کر دیا گیا۔	آفات سے نمٹنے کے قومی ادارہ این ڈی ایم اے کا نفاذ فاٹا میں آرڈیننس اور اس کے بعد تشکیل دیئے گئے ضوابط کے تحت کیا گیا جو اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد کے لئے کام کرتا ہے۔ تاہم این ڈی ایم اے کی امدادی سرگرمیاں اتنی نہیں ہیں جس قدر ان کی توقع تھی۔	حکومت این ڈی ایم اے اور اس طرح کے اداروں کے ذریعے مثالی انداز میں لوگوں کی خدمت کر کے ان کے دل جیت سکتی تھی۔ تاہم اس ادارے کی ناکامی کا تقاضا تھا کہ این ڈی ایم اے کے لئے آڈٹ کا موزوں نظام ترتیب دیا جائے تا کہ شفافیت اور فعال کارکردگی کو یقینی بنایا جا سکے۔	''فاٹا اور پاٹا این ڈبلیو ایف پی/بلوچستان میں قوانین کا نفاذ''، سٹیٹس اینڈ فرنٹیئر ریجنز ڈویژن، حکومت پاکستان http://www.slideshare.net/fatanews/safron-extension-of-laws-to-fata-20072010
46)	ایف آر سی، 2014	گورنر خیبر پختونخواہ سردار مہتاب خان عباسی نے اپنا عہدہ سنبھالنے پر فاٹا میں اصلاحاتی عمل کو تیز کرنے کے لئے ایک نیا کمیشن تشکیل دیا۔ اس کمیشن کے سربراہ سابق صوبائی چیف سیکرٹری جناب اعجاز قریشی ہیں۔	یہ کمیشن آئندہ پچیس سال کے لئے سٹریٹجک اصلاحات یا پالیسیوں کا جائزہ لے رہا ہے اور ترقی، بنیادی ڈھانچے، صحت و تعلیم وغیرہ جیسے شعبوں پر کام کر رہا ہے۔ کمیشن ایک سابق بیوروکریٹ، ماہر تعلیم، اور سابق آرمی افسر پر مشتمل ہے جسے دس ماہ میں اپنی سفارشات پیش کرنا ہیں۔	فاٹا کے حوالے سے وقت کا تقاضا یہ ہے کہ سیاسی اصلاحات سے آگے بڑھیں، حتیٰ کہ قبائلی ایف سی آر میں تبدیلیوں کو بھی قبول نہیں کریں گے۔ حکومت کو چاہئے کہ فوج کو علاقے سے واپس بلانے، سول سوسائٹی کو مستحکم بنانے اور فاٹا میں جمہوری کلچر کو فروغ دینے پر سنجیدگی سے غور کرے۔	انٹرویو، جسٹس (ر) میاں محمد اجمل (سابق چیف جسٹس، پشاور ہائی کورٹ)، 19 ستمبر 2012۔ ذوالفقار علی، ''Another Commission formed on FATA Reforms''، ڈان، 20 مئی 2014
47)	فاٹا اصلاحات پر وزیر اعظم کی کمیٹی 2015	یہ کمیٹی ماضی کی سفارشات کا جائزہ لے گی اور مستقبل کا لائحہ عمل تجویز کرے گی۔	یہ کمیٹی وزیر اعظم میاں نواز شریف نے نومبر 2015 میں تشکیل دی اور سرتاج عزیز کو اس کا سربراہ مقرر کیا۔	یہ کمیٹی اپنی سفارشات تیار اور پیش کرنے سے پہلے تمام متعلقہ فریقوں سے مشاورتیں کرے گی۔	وزیر اعظم کے دفتر کی جانب سے 8 نومبر 2015 کو جاری کیا گیا نوٹیفکیشن۔

فاٹا اصلاحات پر اہم سفارشات کا تجزیہ

ایاز وزیر سابق پاکستانی سفیر

سال 2014 کے دوران فاٹا اصلاحات پر سیاسی جماعتوں کی مشترکہ کمیٹی کی طرف سے سلسلہ وار 11 سفارشات سامنے آئیں۔ ان میں بہت سی ایسی تھیں جن کے ذریعے کسی شعبے کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کی بات گئی اور کئی ایسی تھیں جن میں ان شعبوں پر عمومی نوعیت کی بات کی گئی۔ دیگر باتوں کے علاوہ سفارشات میں کہا گیا ہے کہ فاٹا میں امن یقینی بنایا جائے۔ کیسی مضحکہ خیز بات لگتی ہے کہ کمیٹی ارکان میں اس بات پر اتفاق رائے نہ ہو پایا کہ فاٹا میں امن کس طرح بحال کیا جائے یعنی اس کے لئے پر امن طریقے اپنائے جائیں یا طاقت کا استعمال کیا جائے۔ لہٰذا انہی الفاظ پر اکتفا کیا گیا کہ حکومت ''فاٹا میں امن یقینی بنائے'' اور یہ طے نہیں کیا گیا کہ بے پناہ اہمیت کی حامل یہ تبدیلی کس نظام اور طریق کار کے تحت لائی جائے گی۔

1973 کے آئین میں ایک آرٹیکل (7)247 شامل تھا جس کے تحت خطے کے امور طے کرنے کے تمام اختیارات صدر پاکستان کو تفویض کر دیئے گئے۔ ماسوائے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) اور پختونخواہ ملی عوامی پارٹی (پی کے ایم اے پی) کے، تمام جماعتوں نے اس پر علی الاعلان رضامندی ظاہر کی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ فاٹا کے ارکان پارلیمان کو بھی پارلیمنٹ میں اس شق پر بحث سے روک دیا گیا۔ یہ لوگ پورے ملک کے لئے تو قانون سازی کر سکتے ہیں لیکن انہیں بتایا جاتا ہے کہ اپنے خطے کے امور میں ان کی کوئی رائے شامل نہیں ہو سکتی!

سیاسی جماعتیں اس پر راضی نہ ہوتیں تو اس صورتحال سے گریز بآسانی ممکن تھا۔ تاہم لگتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کی اکثریت کو خطے سے کچھ زیادہ دلچسپی نہ تھی۔ ان لوگوں کو کچھ پرواہ نہیں کہ خطے میں دراصل کیا ہو رہا ہے، یہاں کے اصل حقائق کیا ہیں اور انہیں کچھ ایسی خواہش بھی نہیں کہ کسی طرح کی ترقیاتی سرگرمی میں فعال طریقے سے حصہ لیں۔ اس خطے کے لئے یہ لوگ ''باہر والے'' ہیں اسی لئے وہ اس کے ساتھ اکتاہٹ بھرا سلوک کرتے ہیں۔ محض یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انہوں نے کچھ کیا ہے، انہوں نے 11 سفارشات کا ایک مجموعہ تیار کر دیا۔ اس کے بعد یہی ہوا کہ سفارشات کے جواب میں شدید نوک جھونک کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ لہٰذا فاٹا پر سیاسی جماعتوں کی مشترکہ کمیٹی کے ارکان مسائل کے حل نکالنے کے لئے ایک اجلاس میں جمع ہو گئے جس سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ مسئلے کا اصل حل تو یہ ہے کہ آپ اس فساد کو جڑ سے ختم کریں۔ اگر فیصلے پر نظر ثانی یا کوئی ترمیم ہونی ہے تو پارٹیوں کو چاہئے کہ پارلیمنٹ میں جائیں اور وہاں اس ترمیم پر ایک متفقہ قرارداد منظور کریں۔ جب تک کوئی قانونی اور باضابطہ موقف اختیار نہیں کیا جاتا فاٹا کا مستقبل اپنے ماضی کی تصویر ہی رہے گا۔

بدقسمتی سے یہ خیال اب تک کسی کو نہیں آیا اور سیاسی جماعتوں کے موقف وہیں کے وہیں جامد ہیں اور کسی ضمنی سرگرمی کی کوئی خبر کہیں سے سننے کو نہیں ملتی۔

کئی تنظیمیں اس دوڑ میں لگی ہیں کہ وہ فاٹا کی نجات دہندہ بن جائیں جیسے ذوالفقار علی بھٹو فاؤنڈیشن اور فاٹا اصلاحاتی کمیشن۔ گزشتہ ایک سال کے عرصے میں انہوں نے متعدد سفارشات تجویز کی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ سب سمجھتے ہیں کہ فاٹا کے سب مسئلوں کا حل محض ''زبانی جمع خرچ'' میں ہے۔ دوسری جانب یہ سفارشات بھی محض کاغذوں تک ہی محدود رہی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ مسئلہ حل کہاں سے ہوگا؟ ایک تو یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں اس بات کا احساس کریں کہ فاٹا کے مسئلے کا حل ایک ریفرنڈم کی صورت میں فاٹا کے عوام کو بااختیار بنانے میں ہے۔ آپ نے فاٹا کو خیبر پختونخواہ میں ضم کرنا ہے یا اسے الگ صوبہ بنانا ہے یا پھر خطے کی ذمہ داری کسی گورنر یا ایڈمنسٹریٹر کے سپرد کرنی ہے، فیصلہ انہی کے ہاتھ میں ہونا چاہئے جو اس خطے کے اصل پالیسی ساز ہیں یعنی فاٹا کے عوام۔ سیاسی جماعتیں اگر سچی نیت سے اس خطے میں طرز حکمرانی اور انتظامیہ کا کوئی منصفانہ نظام رائج کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اس حوالے سے مدد اور حمایت فراہم کرنا ہوگی۔

مختلف متعلقہ فریقوں کی جانب سے تجویز کی گئی اصلاحات کا خلاصہ

فاٹا اصلاحات کمیشن (ایف آر سی)

- امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے سول/ مسلح فورسز کو مستحکم کیا جائے، سرحدوں کی سلامتی اور انتظامی امور کے لئے ایف سی کے نئے ونگ بنائے جائیں، فاٹا سیکرٹیریٹ میں فاٹا کوآرڈینیشن سیل قائم کیا جائے اور ایک ایجنسی سکیورٹی اینڈ انٹیلی جنس کمیٹی تشکیل دی جائے۔
- عارضی نقل مکانی کرنے والے افراد کی بحالی اور کفالت کی جائے۔
- فاٹا کو عدالتوں کے دائرہ اختیار میں لایا جائے۔
- فاٹا میں آئینی اصلاحات کے لئے نمائندہ کونسل تشکیل دی جائے۔
- موجودہ فاٹا ٹریبونل کو توسیع دینے کے علاوہ شکایت کنندہ کی جانب سے کمشنر کو اپیل کرنے کی موجودہ کارروائی کو ختم کیا جائے۔
- ہر ایجنسی میں آڈیشنل پولیٹکل ایجنٹ (عدلیہ) کا عہدہ متعارف کرایا جائے۔
- مقامی حکومتوں کا نظام قائم کیا جائے۔
- گورنر کی مشاورتی کونسل تشکیل دی جائے تاکہ گورنر خیبر پختونخواہ، فاٹا سیکرٹیریٹ اور فاٹا کے مقامی باشندوں کے درمیان قطع تعلقی کو دور کیا جا سکے۔
- سماجی و اقتصادی ترقی کے لئے فوری اثر دکھانے والے منصوبے شروع کئے جائیں۔

سیاسی جماعتوں کی مشترکہ کمیٹی برائے فاٹا اصلاحات

- فاٹا میں امن یقینی بنایا جائے۔
- آئین کے آرٹیکل 247 میں ترمیم کی جائے: تمام قبائلی شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے اور قانون سازی اختیارات صدر سے پارلیمنٹ کو منتقل کئے جائیں۔
- فاٹا میں بلدیاتی اداروں کے انتخابات کرائے جائیں۔
- ایک جامع پیکج تشکیل دیا جائے اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کا عمل شروع کیا جائے جس میں صحت، تعلیم اور روزگار پر خصوصی توجہ دی جائے۔
- فاٹا کی آئندہ حیثیت کا فیصلہ اس کے عوام کریں۔
- فاٹا کو پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کے دائرہ اختیار میں لایا جائے۔
- جرگہ سسٹم کو زیادہ جمہوری اور آزاد بنایا جائے۔
- ایکشنز ان ایڈ آف سول پاور ریگولیشن کو ختم کیا جائے۔
- عدلیہ اور انتظامیہ کے اختیارات الگ الگ کئے جائیں۔
- شہریوں کو املاک سے محروم نہ کیا جائے، قانون وراثت نافذ کیا جائے۔
- سول/ مسلح فورسز کو مستحکم اور پیشہ ورانہ سوچ پر مبنی بنایا جائے۔

فاٹا ارکان پارلیمان (22 واں ترمیمی بل)

- آئین کا آرٹیکل 1 ذیلی آرٹیکل (2) شق (c) حذف کر دیا جائے گا۔
- آئین کے آرٹیکل 246، شق (b) میں ترمیم کر کے قبائلی علاقہ جات کے ملحقہ اضلاع (پشاور، کوہاٹ، بنوں، لکی مروت، ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک) اور متعدد ایجنسیوں (باجوڑ، اورکزئی، مہمند، خیبر، کرم، شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان) کو صوبوں کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (پاٹا) میں شامل کر دیا جائے گا۔
- آئین کے آرٹیکل 246 کی شق (c) حذف کر دی جائے گی۔
- آئین کا آرٹیکل 247 حذف کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ درج ذیل شقیں لیں گی:
  - الف: صوبے کی ایگزیکٹو اتھارٹی پاٹا کے پاس ہوگی۔
  - ب: صدر وقتاً فوقتاً صوبے کے گورنر کو صوبے کے اندر آنے والے تمام یا کسی ایک قبائلی علاقے سے متعلق ایسی ہدایات دے سکتا ہے۔
  - ج: مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا کوئی ایکٹ یا صوبائی اسمبلی کا کوئی ایکٹ پاٹا یا اس کے کسی حصے پر لاگو نہیں ہوگا تاوقتیکہ اس صوبے کا گورنر جس میں یہ قبائلی علاقہ واقع ہے، صدر کی منظوری سے اس کی ہدایت نہ کر دے۔
  - د: صوبے کا گورنر صدر کی پیشگی منظوری سے صوبائی اسمبلی کے قانون سازی اختیار میں آنے والے کسی معاملے کے حوالے سے صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ یا اس کے کسی حصے میں امن اور عمدہ طرز حکمرانی کے لئے ضوابط تشکیل دے سکتا ہے۔
  - ر: سپریم کورٹ قبائلی علاقہ کے حوالے سے آئین کے تحت اپنا دائرہ اختیار استعمال کر سکتی ہے، جیسا کہ قانون میں طے کیا گیا ہو۔
- فاٹا کے لوگوں کے لئے بنیادی حقوق اور مساوی سلوک یقینی بنایا جائے۔
- فاٹا کو قومی دھارے میں لایا جائے۔

فاٹا کو قومی دھارے میں لانے کا عمل، فاٹا کے عوام کے لئے

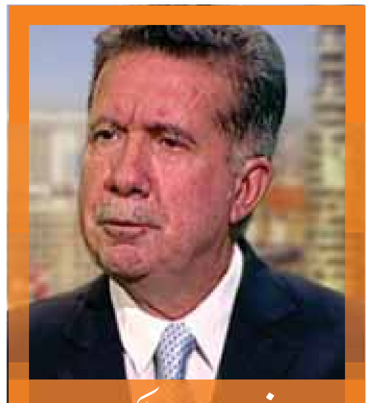

افراسیاب خٹک

صدر روشن ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ، سابق رکن سینیٹ، سابق صوبائی صدر عوامی نیشنل پارٹی (خیبر پختونخواہ)، ماہر افغان امور، تجزیہ کار علاقائی سلامتی اور سماجی و اقتصادی تعاون

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 1(c)[1] کی رو سے فاٹا کا شمار ملک میں شامل علاقائی حدود میں ہوتا ہے۔ تاہم حقائق خاصے مختلف ہیں کیونکہ اس خطے میں ڈریکولائی فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن (ایف سی آر) نافذ ہے جو انگریز راج نے بنایا جنہوں نے انیسویں صدی میں فاٹا کو روسی سلطنت کے خلاف بفرزون کے طور پر تیار کیا۔ خطے میں پولیٹکل ایجنٹوں کا نظام رائج ہے جو اس علاقے کے معاشرے کو تاریخ میں منجمد رکھنے اور کسی سیاسی سرگرمی کے حوالے سے اس پر جمود طاری رکھنے کے علاوہ سابق سوویت یونین کی جانب سے کمیونزم کی ممکنہ پیش قدمی کی راہ روکنے کے لئے بنایا گیا جبکہ دوسری جانب اس کا مقصد انگریزوں کے کنٹرول میں آنے والے علاقے کے پشتونوں کو ڈیورنڈ لائن کے مغربی جانب بسنے والے پشتونوں سے سیاسی طور پر بالکل الگ رکھنا تھا۔ ایف سی آر کے علاوہ یہ خطہ عدالتی فورم کی کمی کا شکار ہے جبکہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کا دائرہ اختیار اس پر نافذ نہیں۔ یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے کہ آرٹیکل 8[2] میں تو کہا گیا ہے کہ کوئی بھی قانون جو بنیادی حقوق سے غیر موافق ہو یا ان کے منافی ہو وہ کالعدم تصور کیا جائے گا اور دوسری جانب فاٹا کو مکمل طور پر اس سے متصادم حالات میں رکھا جا رہا ہے اور خطے کے عوام اس قابل بھی نہیں کہ وہ اپنے بنیادی حقوق حاصل کرسکیں۔ فاٹا جس طرح آج مکمل آئینی حکمرانی سے خارج ہے اس کی جڑیں برطانوی پارلیمنٹ کی جانب سے منظور کئے گئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 سے ملتی ہیں۔ 1935 کے ایکٹ کی بدولت اس وقت کی حکومت کو ایسے علاقوں کے لئے ایک خصوصی انتظامی فریم ورک تشکیل دینے کا موقع مل گیا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اقتدار کے تین ستونوں کے آئینی اصول کی آڑ لے سکتی تھیں جس کے تحت ریاست کے تین اعضاء یعنی مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ آئینی طور پر طے شدہ ایک دوسرے کے اختیارات میں مداخلت نہیں کر سکتے تھے۔

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات میں کشیدگی کے علاوہ سرد جنگ کی قطبیت کے باعث پاکستان کی حکمران اسٹیبلشمنٹ نے فاٹا میں جوں کی توں صورتحال کو برقرار رکھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ 1980 کی دہائی کے دوران فاٹا کو افغانستان میں سوویت مخالف جنگ کے لئے جنگی پڑاؤ کے مقام کے طور پر استعمال کیا گیا، جس کی حمایت میں مغربی طاقتوں کے علاوہ عرب ریاستیں بھی پیش پیش رہیں۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے فاٹا صدیوں سے ''زیر انتظام'' ہے، زیر حکمرانی نہیں۔ اس کا جغرافیائی محل وقوع جسے سٹریٹجک کا نام دیا جاتا ہے، یہاں بسنے والے لوگوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ جمہوریت کے اس جدید دور میں بھی یہ لوگ شناخت کے بحران کا شکار ہیں جنہیں علاقے میں طرز حکمرانی کے فقدان کے باعث برائے نام یا بالکل آزادی حاصل نہیں ہے۔ فاٹا کے ارکان پارلیمان اپنے خطے کے لئے قانون سازی نہیں کر سکتے اور تمام فیصلے صرف اور صرف صدر کے ہاتھ میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت صدر کے لئے ضروری ہوگیا ہے کہ وہ ہر اقدام کابینہ اور وزیر اعظم کے مشورے سے کریں۔ ضلعی عدالتوں کے سربراہ پولیٹکل ایجنٹ ہیں اور وہی ان کے اپیلٹ فورم ہیں۔ ان عہدوں پر ایسے افراد براجمان ہیں جو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ اگست 2011 میں فاٹا میں پولیٹکل پارٹیز ایکٹ نافذ تو کر دیا گیا لیکن دیگر بنیادی حقوق اور عدالتی فورمز کی غیر موجودگی میں سیاسی عمل آج بھی بڑی حد تک غیر موثر ہے۔ بیشتر سیاسی جماعتیں اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ہی خطے میں فی الواقع موجود تھیں۔

2003 کے بعد خطے میں عسکریت پسندی اور دہشت گردی پر مبنی بغاوت کی ایک لہر دیکھنے میں آئی جس کے ساتھ ہی القاعدہ اور دیگر دہشت گرد تنظیموں نے یہاں یلغار کر دی۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی دہشت گردی کی متعدد لہروں میں لاتعداد شہری اپنی زندگیاں کھو چکے ہیں اور متعدد آئی ڈی پیز نے فاٹا کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔

یہاں تک کہ ان حالات میں بھی فاٹا کو محض ایک ''سٹریٹجک علاقے'' سے زیادہ اہمیت نہ دی گئی اور بالآخر عسکریت پسندوں نے اپنے پر خیبر پختونخواہ تک پھیلا لئے اور قبائلی علاقہ جات سے ملحق آباد کار اضلاع میں فی الواقع فاٹا جیسے کئی چھوٹے چھوٹے ''فاٹا'' سامنے آ گئے۔ اگرچہ شمالی وزیرستان میں فوجی کارروائیوں سے صورتحال میں بہتری آئی ہے لیکن تنازعہ ابھی بھی ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔

سیاسی جماعتوں اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی کے باعث اصلاحات کی تحریکیں خطے میں کافی دیر سے سامنے آنا شروع ہوئیں۔ 1970 کی دہائی میں تحریک اتحاد قبائل نامی تنظیم نے اصلاحات کرنے اور ایف سی آر کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ تاہم سات پولیٹکل ایجنسیوں اور چھ فرنٹیئر ایجنسیوں نے اس تحریک کو سختی سے کچل دیا کیونکہ یہ اس علاقے پر ان کے نوآبادیاتی راج کے کے لئے خطرہ تھی۔ 1973 کے آئین نے فاٹا کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں نمائندگی دے دی لیکن علاقے کے ارکان کا انتخاب بالغ حق رائے دہی کی بنیاد پر نہیں بلکہ قبائلی سرداروں کے ایک محدود الیکٹورل کالج کے ذریعے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ 1997 کے عام انتخابات میں جا کر قبائلی پشتونوں کو اپنے ایم این اے منتخب کرنے کے لئے ''ایک مرد (عورت) ایک ووٹ'' کا حق دیا گیا۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات بھی سازگار سکیورٹی ماحول کے ایسے عذر کی بناء پر نہ کرائے گئے جس پر یقین کرنا مشکل لگتا ہے۔ تاہم حالیہ دنوں میں سیاسی جماعتوں کی طرف سے پیش کی گئی 11 سفارشات سامنے آنے پر خطے میں سیاسی فعالی دیکھنے کو ملتی ہے۔ فاٹا کے ارکان پارلیمان نے بھی حال ہی میں مطالبہ کیا ہے کہ خطے کو خیبر پختونخواہ میں ضم کر دیا جائے۔ دہشت گردی کے خلاف موجودہ جنگ کی بناء پر فاٹا دنیا کی نظر میں بھی آ گیا ہے۔ علاقے میں وکلاء، صحافیوں، اساتذہ اور طلبہ پر مشتمل ایک نوآموز سول سوسائٹی ابھر کر سامنے آ رہی ہے جو نوآبادیاتی ڈھانچوں کو اپنے انجام تک پہنچانے اور مقامی لوگوں کو پاکستان کے مساوی شہریوں کے طور پر بااختیار بنانے کے آرزومند ہیں۔ سب سے مضبوط مزاحمت کالا دھندہ کرنے والے ان لوگوں کی طرف سے ہو رہی ہے جن کا کام سیاسی و عدالتی خلاء کے ماحول میں خوب چلتا ہے۔ ان میں سول ملازمین، ایل ای ایز (LEAs) کے مقامی کمانڈر اور مختلف مافیا شامل ہیں جن کے پاس بے پناہ پیسہ ہے جس کا ذریعہ منشیات کی تجارت، اشیاء کی سمگلنگ، اسلحے کا کاروبار اور پولیٹکل ایجنٹوں کے ہر آڈٹ سے ماورا فنڈز ہیں۔

فاٹا کے لئے ایک دیرپا آئینی اور قانونی حل یہ ہوگا کہ اسے خیبر پختونخواہ میں ضم کر دیا جائے۔ بیشتر قبائلی ایجنسیاں سماجی و اقتصادی لحاظ سے ملحقہ اضلاع کے ساتھ ضم ہو رہی ہیں جیسے ضلع دیر کے ساتھ باجوڑ، چارسدہ کے ساتھ مہمند، پشاور کے ساتھ خیبر وغیرہ۔ چھ فرنٹیئر ریجنز ایک طویل عرصے تک ضلعی انتظامیہ کے ماتحت رہ چکے ہیں۔ فاٹا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ کسی امتیاز کے بغیر خیبر پختونخواہ میں بھی رہتا ہے۔ یہ لوگ مستقبل میں انضمام کے لئے پل کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، یہ دونوں خطے سلسلہ وار بڑے دروں کے ذریعے آپس میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں جس سے معاشی انضمام کو فروغ مل سکتا ہے اور آسان رسائی کی راہیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ انضمام کی صورت میں سول سروس کے ڈھانچے میں بھی زیادہ تبدیلیوں کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ فاٹا میں پہلے سے کام کرنے والے زیادہ تر سول ملازمین خیبر پختونخواہ سے ہیں۔ فاٹا کے لوگوں کے نزدیک پشاور پہلے ہی تسلیم شدہ انتظامی و سیاسی دارالحکومت ہے اور اگر کسی نئے دارالحکومت پر اتفاق ہوگیا تو یہ لوگ پیچیدہ صورتحال سے دوچار ہو جائیں گے۔ ایک اور حقیقت بھی انضمام کے بہت زیادہ حق میں جاتی ہے کہ ماضی میں اس کی ایک مثال سامنے آ چکی ہے کہ انضمام ہوسکتا ہے۔ ایسا 1955 میں ہوا تھا جب آبادی کے اعتبار سے اس وقت کے مشرقی پاکستان کی مضبوط حیثیت کا تدارک کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی سیاسی اشرافیہ نے ون یونٹ بنایا تو فاٹا کو مغربی پاکستان میں ضم کر دیا گیا۔ اس انضمام کے مقابلے میں یہ نیا انضمام یقیناً زیادہ آسان ہوگا۔

تاہم اس نوعیت کے بڑے آئینی اقدام کے لئے دو بنیادی شرائط پوری کرنا ضروری ہے۔ پہلی، فاٹا کے عوام کو فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کیا جائے اور دوسری، تمام سیاسی جماعتیں اور اسٹیبلشمنٹ مل کر ایک پیکج کا اعلان کریں جس کے ذریعے فاٹا کے عوام کو خیبر پختونخواہ اسمبلی میں مکمل اور موزوں نمائندگی دی جائے، ترقیاتی فنڈز میں ان کا حصہ انہیں دیا جائے اور ایک خاص مدت کے لئے صوبائی کابینہ میں ایک خاص تناسب سے نشستیں ان کے لئے مختص کر دی جائیں تاکہ فاٹا کے عوام اپنے حقوق کے حصول اور سماجی و اقتصادی ترقی کے اعتبار سے باقی ماندہ صوبے کے ہم پلہ بن سکیں۔

© UNDP Pakistan

حوالہ جات:

1. آرٹیکل 1: (1) مملکت پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہوگی جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا جسے بعد ازیں پاکستان کہا جائے گا۔

[(2) پاکستان کے علاقے مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوں گے:

(الف) صوبہ جات (بلوچستان)، (خیبر پختونخواہ)، پنجاب اور (سندھ)۔

(ب) دارالحکومت اسلام آباد کا علاقہ جس کا حوالہ بعد ازیں وفاقی دارالحکومت کے طور پر دیا گیا ہے۔

(ج) وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے، اور

(د) ایسی ریاستیں اور علاقے جو الحاق کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے پاکستان میں شامل ہیں یا ہو جائیں۔

2. آرٹیکل 8: بنیادی حقوق کے نقیض یا منافی قوانین کالعدم ہوں گے۔

(1) کوئی قانون، یا رسم یا رواج جو قانون کا حکم رکھتا ہو، تناقض کی اس حد تک کالعدم ہوگا جس حد تک وہ اس باب میں عطا کردہ حقوق کا نقیض ہو۔

(2) مملکت کوئی ایسا قانون وضع نہیں کرے گی جو بایں طور عطا کردہ حقوق کو سلب یا کم کرے اور ہر وہ قانون جو اس شق کی خلاف ورزی میں وضع کیا جائے اس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔

فاٹا اصلاحات کمیشن کی سفارشات: ایک جائزہ

اعجاز احمد قریشی

چیئرمین، فاٹا اصلاحات کمیشن

پس منظر

وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) کی جغرافیائی و سٹریٹجک اہمیت اور ریاست کی حکمرانی و عملداری کے نفاذ کے لئے فاٹا میں رائج طرز حکمرانی کے ڈھانچے کی عدم موزونیت کے پیش نظر اس بات پر مکمل اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ فاٹا میں اصلاحات ہونی چاہئیں اور ایک جامع، مرحلہ وار اور مکمل غوروخوض کے بعد تیار کئے گئے ایک ایسے ایجنڈا کے تحت اسے باقی ماندہ ملک میں ضم کیا جائے جو فاٹا کے موجودہ زمینی حقائق پر پورا اترتا ہو۔ پس منظر کے ان تقاضوں اور ہر شعبے میں فاٹا کی پسماندگی کا تدارک کرنے کے لئے محترم گورنر خیبر پختونخواہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ فاٹا میں وسیع اتفاق رائے پر مبنی عملی، جامع اور قابل عمل اصلاحات جو یہاں کے عوام کی خواہشات کے عین مطابق ہوں، کے ذریعے سیاسی، سماجی و اقتصادی اور قانونی اصلاحات لانا ضروری ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے گورنر نے مئی 2014 میں ایک اعلیٰ ترین ادارے کے طور پر فاٹا اصلاحات کمیشن (ایف آر سی) کی داغ بیل ڈالی جو فاٹا میں اصلاحاتی کاوشوں کی تشکیل اور ان پر عملدرآمد کے کام کو آگے بڑھانے کا بلاشرکت غیرے ذمہ دار ہے۔

کمیشن کے ارکان نے فاٹا کے معاشرے کے سبھی طبقات اور اہم متعلقہ فریقوں کے ساتھ میل جول کے سلسلے میں طویل ملاقاتیں کیں۔ ان متعلقہ فریقوں میں دیگر کے علاوہ فاٹا کے ارکان پارلیمان، پیشہ ورانہ ماہرین، فاٹا کے عمائدین/ ملکوں کے علاوہ نوجوانوں، علماء، سول سوسائٹی، سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ فاٹا کی سول انتظامیہ اور سیکیورٹی فورسز کے افسران بھی شامل تھے۔ فاٹا اصلاحات پر مختلف حالیہ رپورٹوں کا بھی جائزہ لیا گیا تاکہ ان میں سے مفید تجاویز اور معلومات اخذ کی جاسکیں۔ گورنر کی مسلسل حمایت و رہنمائی اور کمیشن ارکان کی لگن کی بدولت کمیشن نے ان ترجیحی شعبوں میں مختلف اصلاحاتی اقدامات تجویز کئے جن کی نشاندہی متعلقہ فریقوں نے کی اور جن میں فاٹا میں کام کرنے والے حکومتی اداروں کا ادارہ جاتی فریم ورک بھی شامل تھا۔

ابتداء میں ہی اس بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ ایف آر سی کی عبوری رپورٹ میں جو سفارشات شامل کی گئی ہیں وہ عبوری نوعیت کی ہیں۔ کمیشن نے ضروری سمجھا کہ فاٹا میں اصلاحات کے حوالے سے مرحلہ وار طریقہ اپنایا جائے اور اسی لئے ایسی کوئی سفارش نہیں کی گئی کہ پورے نظام کو بیک جنبش قلم تبدیل کر دیا جائے بالخصوص ایسے وقت پر جب خطہ ایک نازک صورتحال سے دوچار ہے۔ مجوزہ اصلاحاتی ایجنڈا کا مقصد فاٹا کی آئندہ حیثیت جیسے متنازعہ اصلاحاتی مسئلوں پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی جانب راہ ہموار کرنا ہے۔

کمیشن کی سفارشات کا خلاصہ

کمیشن کی رپورٹ میں متعدد سٹریٹجک شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے جن کی ترجیح اور نشاندہی متعلقہ فریقوں کی طرف سے کی گئی اور جن میں امن و سلامتی، عارضی بے گھر افراد، فاٹا میں عدالتی نظام اور قانونی فریم ورک، ایجنسی کونسل کے ذریعے فاٹا میں مقامی طرز حکمرانی کا نظام، گورنر کی مشاورتی کونسل، سماجی و اقتصادی بحالی کے لئے فوری اثر دکھانے والے منصوبے اور ادارہ جاتی فریم ورک شامل ہیں۔

امن و سلامتی:

گیارہ ستمبر کے بعد اس خطے نے عسکریت پسندانہ سرگرمیوں کے ہاتھوں بے پناہ مشکلات اٹھائیں۔ اس لعنت کے خاتمہ کے لئے فوجی کارروائیوں کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ فاٹا میں بحالی امن کی بات آتی ہے تو تمام متعلقہ فریق اس بات پر پوری طرح متفق ہیں کہ اس کے بغیر آپ کچھ بھی کرلیں کوئی بھی اصلاحات زیادہ دیر نہیں چل سکتیں۔

فاٹا میں بحالی امن اور امن و امان برقرار رکھنے کے لئے کمیشن نے تجویز کیا کہ ہر ایجنسی کی سطح پر 500 اور ہر فرنٹیئر ریجن کی سطح پر 200 نئے لیویز دستے بھرتی کئے جائیں۔ کمیشن نے سرحدوں کی سلامتی اور انتظام و انصرام اور فاٹا میں امن و امان برقرار رکھنے میں پولیٹکل انتظامیہ کی مدد کے لئے نئے ایف سی ونگ قائم کرنے کی بھی سفارش کی۔ تفتیش، استغاثہ اور فوری جوابی کارروائی جیسے شعبوں میں باقاعدہ تربیت کے ذریعے لیویز کے تمام دستوں کی صلاحیت و استعداد بہتر بنانے کی سفارش بھی کی گئی۔ سب سے اہم بات کمیشن نے یہ تجویز کی کہ فاٹا سیکرٹیریٹ میں کوآرڈینیشن سیل کی طرز پر ایک ادارہ قائم کیا جائے جو ریٹائرڈ فوجی یا پولیس افسران کی زیر سرپرستی باقاعدہ بنیاد پر فاٹا میں لیویز کی استعداد بہتر بنانے کے لئے کام کرے۔ اسی طرح ہر ایجنسی میں امن و امان قائم کرنے کی سرگرمیوں میں بہتر کوآرڈینیشن کے لئے کمیشن نے تجویز کیا کہ پولیٹکل ایجنٹ کے تحت ایک ایجنسی سکیورٹی اینڈ انٹیلی جنس کمیٹی قائم کی جائے جو ایف سی کمانڈنٹ، ایجنسی انٹرسروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی)، ایم آئی اور انٹیلی جنس سربراہان کے علاوہ فوج سے ایک نمائندہ پر مشتمل ہو۔ اعلیٰ سطح پر گورنر خیبر پختونخواہ کی سربراہی میں قائم اپیکس باڈی میں مزید توسیع کی سفارش کی گئی ہے کہ اس میں انسپکٹر جنرل فرنٹیئر کور (آئی جی ایف سی)، خیبر پختونخواہ میں آئی ایس آئی کے سربراہ، خیبر پختونخواہ میں ایم آئی کے سربراہ، خیبر پختونخواہ میں آئی بی کے سربراہ، فاٹا کے آڈیشنل چیف سیکرٹری کو بطور سیکرٹری شامل کیا جائے تاکہ یہ ایک مکمل طور پر بااختیار ادارہ بن جائے۔

عارضی بے گھر افراد (ٹی ڈی پیز):

فاٹا کی تقریباً نصف آبادی اس وقت بے گھر ہوئی ہے۔ لہٰذا کمیشن نے محسوس کیا کہ عارضی بے گھر افراد (ٹی ڈی پیز) کے مسئلے پر فوری توجہ دی جائے۔

ٹی ڈی پیز کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے کمیشن نے تجویز کیا کہ وفاقی حکومت ان لوگوں کی محفوظ واپسی اور بحالی تک فوری فنڈز فراہم کرے۔ طویل مدت کے لئے کمیشن نے دس ارب پاکستانی روپے کا ایک ریوالونگ فنڈ تجویز کیا جس کا انتظام فاٹا ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (ایف ڈی ایم اے) چلائے گی۔ وفاقی حکومت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ فنڈز فراہم کرے اور اسے ایک باقاعدہ سلسلے کی شکل دے۔ کمیشن نے یہ بھی تجویز کیا کہ ایف ڈی ایم

اے کی ادارہ جاتی تشکیل نو خیبر پختونخواہ پراونشل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) کی طرز پر کی جائے۔ اس کام کے لئے کمیشن نے ایک کمیٹی کی سفارش کی جو متعلقہ افسران اور ماہرین پر مشتمل ہو، جو موجودہ ڈھانچے کا مکمل طور پر جائزہ لے اور ایف ڈی ایم اے کی تنظیم نو کے لئے سفارشات تجویز کرے۔ مزید برآں، یہ بھی تجویز کیا گیا کہ فاٹا سیکرٹیریٹ ایک موزوں منصوبہ ترتیب دے جس کے تحت تباہ حال بنیادی ڈھانچے کے تجزیہ اور تعمیر نو کا کام کیا جائے۔ یہاں بھی فنڈز وفاقی حکومت کو فراہم کرنا ہوں گے۔

فاٹا کا نظام انصاف اور قانونی فریم ورک

کمیٹی میں اس بات پر مکمل اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ فاٹا کے موجود عدالتی اور قانونی نظام پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ تجاویز میں فاٹا کو پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے دائرہ اختیار میں لانے سے لے کر مقامی جرگہ نظام کو قومی دھارے میں لانے جیسے ہر طرح کے خیالات شامل تھے۔ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن (ایف سی آر) کے حوالے سے دو طرح کی مختلف آراء سامنے آئیں جو اس کے مکمل خاتمہ کے علاوہ موجودہ نظام کو بڑی اصلاحات کے ساتھ برقرار رکھنے سے متعلق تھیں۔ تاہم کمیشن نے محسوس کیا کہ ایف سی آر کا مستقبل اور فاٹا میں اعلیٰ عدلیہ کا دائرہ اختیار فاٹا کی مستقبل کی حیثیت سے جڑے ہیں لہٰذا اس حوالے سے کوئی بھی فیصلہ فاٹا کے عوام کو کرنا چاہیئے۔ لوگوں کی مدد کے لئے کمیشن نے سفارش کی کہ فاٹا میں آئینی اصلاحات کے لئے ایک نمائندہ کونسل قائم کی جائے جہاں مقامی لوگوں کی آراء سنی جائیں۔

جہاں تک فاٹا میں نظام انصاف کا تعلق ہے تو کمیشن نے سفارش کی کہ موجودہ فاٹا ٹریبونل میں توسیع کی جائے اور شکایت کنندہ کی جانب سے کمشنر کو اپیل کرنے کی موجودہ کارروائی کا خاتمہ کیا جائے۔ ٹریبونل کا سربراہ ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ جج ہونا چاہیئے جس کی معاونت کرنے والے دیگر ارکان میں شعبہ قانون سے وابستہ افراد، ایک ریٹائرڈ سول ملازم جو فاٹا میں خدمات انجام دے چکے ہوں اور سول سوسائٹی سے علم و دیانتداری کا حامل ایک شخص شامل ہونا چاہیئے۔ مزید برآں ہر ایجنسی میں آڈیشنل پولیٹکل ایجنٹ (جوڈیشل) کی آسامی کی سفارش کی گئی ہے جو ایجنسی کے اندر تمام عدالتی امور انجام دے۔ اس کی سفارش عبوری مدت کے لئے کی گئی جس کے بعد جوڈیشل افسران کی سربراہی میں ایک آزاد عدالتی نظام مراتب تشکیل دیا جا سکتا ہے جو پولیٹکل ایجنٹ سے مکمل طور پر آزاد ہو۔

فاٹا میں مقامی حکومتوں کا نظام:

ایجنسی سطح پر کسی ایسے ادارہ جاتی فریم ورک کی کمی ہے جو مقامی لوگوں کو ساتھ ملا کر اپنی ترقیاتی ضروریات کی نشاندہی کرے اور ان ترقیاتی سرگرمیوں پر عملدرآمد میں شفافیت کو یقینی بنائے۔ فاٹا میں مقامی طرز حکمرانی کا نظام قائم کرنے کے مقصد کے تحت کمیشن نے ایک ایجنسی کونسل/ فرنٹیئر ریجن کونسل کی تجویز پیش کی جو مقامی شمولیت کے پلیٹ فارم کا کام دے۔ اس کے نتیجے میں ریاست اور شہریوں کے درمیان اعتماد بہتر ہوگا۔

مجوزہ ایجنسی کونسل ایک فیصلہ ساز ادارہ ہوگی جو ایجنسی کی تمام ترقیاتی سکیموں کے فیصلے کرے گی اور ''ایجنسی فنڈ'' کو چلائے گی۔ یہ کونسل مقامی نمائندوں، متعلقہ ایجنسی/ فرنٹیئر ریجن کے ارکان اور دیگر نامزد ارکان پر مشتمل ہوگی۔

گورنر کی مشاورتی کونسل

مجوزہ گورنر کی مشاورتی کونسل کا مقصد فاٹا میں طرز حکمرانی کی نمائندہ شکل کو عمل میں لانا ہے۔ اس ادارہ جاتی ڈھانچے سے گورنر خیبر پختونخواہ، فاٹا سیکرٹیریٹ اور فاٹا کے مقامی باشندوں کے درمیان پائی جانے والی موجودہ لاتعلقی پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

اس کونسل کا سربراہ گورنر ہوگا اور یہ ہر ایجنسی کونسل/ فرنٹیئر ریجن کونسل کے نمائندوں، سیفرون، خزانہ، داخلہ، منصوبہ سازی، ترقی و اصلاحات کے وفاقی سیکرٹریوں، چیف سیکرٹری خیبر پختونخواہ اور آڈیشنل سیکرٹری فاٹا (گورنر کونسل کے سیکرٹری) پر مشتمل ہوگی۔ دیگر ارکان میں ماہرین، بشمول خواتین اور فاٹا سے ایک اقلیتی رکن شامل ہوں گے۔ گورنر کونسل کا مینڈیٹ یہ ہوگا کہ یہ فاٹا پر گورنر کی مشاورتی کونسل کے طور پر کام کرے گی۔

گورنر کونسل کا موجودہ ڈھانچہ دو سال کی عبوری مدت کے لئے ہے۔ فاٹا میں مقامی طرز حکمرانی نظام کے نفاذ کے بعد گورنر کونسل کی ترکیب بدل جائے گی جس کے تحت کونسل ارکان کی اکثریت (90 فیصد) منتخب ارکان پر مشتمل ہوگی جبکہ باقی 10 فیصد ارکان گورنر خیبر پختونخواہ کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔

سماجی و اقتصادی ترقی اور فوری اثر دکھانے والے منصوبے

وسیع پیمانے پر یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ فاٹا میں بعد از تنازعہ کے حالات میں امن و بحالی کی تمام کوششیں اس وقت تک دیرپا نہیں ہوں گی جب تک کہ ان کے ساتھ خطے میں اقتصادی سرگرمیوں میں نئی روح پھونکنے کی کوششیں نہیں کی جاتیں۔ خطے کی منفرد ترقیاتی اور جغرافیائی و سیاسی مشکلات کے پیش نظر فاٹا کی معاشی بحالی کے لئے دیرپا اصلاحات اور مالی وعدوں کی ضرورت بھی ہوگی۔

وزیراعظم نے پچھلے دنوں نومبر 2015 میں فاٹا اصلاحات پر سفارشات پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ ماضی میں اس مقصد کے لئے کئی کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں جن میں فاٹا اصلاحات کمیشن (2014)، فاٹا اصلاحات کمیٹی (2014)، ایف سی آر اصلاحات کمیٹی (2000)، اور ایف سی آر پر کابینہ کمیٹی (2005) بھی شامل ہیں۔

سماجی و اقتصادی ترقی کے حوالے سے کمیشن نے مختلف شعبوں میں ''فوری اثر دکھانے والے منصوبوں'' جیسے کئی اقدامات تجویز کئے جن میں فاٹا یونیورسٹی کا قیام، فاٹا میں تفصیلی مردم شماری کا انعقاد، اور مائیکروفنانس اور زرعی قرضوں تک رسائی جیسے اقدامات قابل ذکر ہیں۔ کمیشن نے محسوس کیا کہ امن و سلامتی کی جاری کوششوں میں مدد دینے کے لئے فاٹا میں آبادکاری و اقتصادی بحالی، فاٹا میں ذرائع معاش کے طور پر کاشت کاری اور غیر کاشت کاری تجارتی اور کمرشل سرگرمیوں، بشمول مقامی منڈیوں اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کے ایسے منصوبے جن میں افرادی قوت بڑے پیمانے پر استعمال ہو، بہت ضروری ہیں۔

ادارہ جاتی فریم ورک

عوامی نمائندگی، احتساب اور شفافیت عمدہ طرز حکمرانی کے کسی بھی نظام کا خاصہ ہیں۔ اس میں فعال نظم و نسق پر مبنی سرکاری ادارے اور وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ فاٹا کے موجودہ ادارہ جاتی فریم ورک کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ طرز حکمرانی کے موجودہ نظام کی تشکیل نو کی ضرورت ہے۔ لہٰذا کمیشن نے فاٹا میں انتظامی اور طرز حکمرانی سے متعلق کمزوریاں دور کرنے کے لئے موزوں ادارہ جاتی فریم ورک کی سفارش کی۔ اس کا بنیادی مقصد قدرے کم عملے والے اداروں کے ذریعے تنظیمی فعالی بہتر بنانا اور باکفایت ادارہ جاتی ڈھانچے کو ترویج دینا ہے تاکہ فاٹا میں نچلی سطح پر عوامی خدمات کی فراہمی میں عوام کے پیسے کا بہترین متبادل حاصل کیا جاسکے۔

حوالہ جات:

1. ایف آر سی کی عبوری رپورٹ اس پتہ پر موجود ہے:
http://fata.gov.pk/cp/uploads/news/143928037655c99a8559463.pdf